✿گوشہ علمی و تعلیمی خبریں✿

مرتب: پروفیسر ڈاکٹر فرحت عظیم۔ڈاکٹر مسز بشریٰ بیگ

ڈاکٹر صلاح الدین ثانی کو وفاقی وزارت امور نوجوان کی جانب سے نیشنل جناح ٹیلنٹ یوتھ ایوارڈ ۲۰۱۰ء دیا گیا:

مورخہ ۱۱۔۵۔۱۸ کو کراچی جیم خانہ میں منعقدہ شاندار تقریب میں علمی و تدریسی و تصنیفی خدمات پر دیگر پانچ نوجوانوں کے ساتھ انعامی چیک، ایوارڈ و سرٹیفکیٹ دیئے گئے، جس کی خبریں ٹی وی کے متعدد چینلز اور تمام اخبارات نے شائع کیں۔اس حوالہ سے روزنامہ جنگ کراچی نے ۱۹ مئی ۲۰۱۱ء کو درج ذیل خبر شائع کی۔

صوبائی وزیر برائے انفارمیشن ٹیکنالوجی رضا ہارون نے کہا ہے کہ ملکی اور بین الاقوامی صورتحال میں جہاں ہمارے نوجوانوں کو دہشت گرد اور انتہا پسند کہا جارہا ہے، ایسے میں نیشنل یوتھ ایوارڈز اس الزام کا عملی جواب ہے کہ ہمارا نوجوان کتنا باصلاحیت اور قابل ہے، اوران کی قابلیت اور خدمات کا اعتراف قومی اور سرکاری سطح پر کیا جارہا ہے۔یہ بات انہوں نے بدھ کو کراچی جیم خانہ میں نیشنل یوتھ ایوارڈز کی تقریب تقسیم انعامات سے خطاب کرتے ہوئے کہی۔تقریب سے سیکریٹری یوتھ افیئرز سندھ شعیب احمد صدیقی اور ڈائریکٹر یوتھ افیئر زسندھ خورشید علی شاہ نے بھی خطاب کیا۔صوبائی وزیر نے کہا کہ یہ بڑی بدقسمتی ہے کہ ماضی میں سائنسی اور تکنیکی تعلیمات پر بہت زیادہ توجہ نہیں دی گئی، مگر محکمہ امور نوجوانان نے نوجوانوں کو فراموش نہیں کیا۔انہوں نے کہا کہ نوجوان ہمارا اثاثہ ہیں۔بعدازاں رضا ہارون نے جیتنے والے چھ نوجوانوں میں ۵۰۔۵۰ ہزار روپے کے انعامات، شیلڈز اور سرٹیفکیٹ تقسیم کئے۔جیتنے والے اسامہ احمد اعوان، محمد وقار، ذوہیب اقبال، راس پرکاش مہتانی، سیدہ امام واحد علی، پروفیسر ڈاکٹر صلاح الدین ثانی (چیف ایڈیٹر) کو ماحولیات، تعلیم سائنس اینڈ ٹیکنالوجی، امن اور نعت اور قرأت، ثقافت کے شعبوں میں ایوارڈز دیئے گئے۔

جامعۃ الازہر میں مولانا ابوالکلام آزاد رحمہ اللہ پر سیمینار اور تقریری مقابلوں کا انعقاد:

جامعۃ ازہر کی فیکلٹی کلیۃ اللغات و الترجمہ کے شعبہ قسم اللغۃ الاردیۃ اور ہندوستان کے ثقافتی کلچر (مرکز مولانا آزاد الثقافی الھندی) کے اشتراک سے پیر ۶ دسمبر ۲۰۱۰ء کو جامعہ ازہر میں مذکورہ فیکلٹی کے آڈیٹوریم میں ایک سیمینار کا اہتمام کیا گیا، جس میں چیف ایڈیٹر علوم اسلامیہ نے بھی شرکت کی، صدر شعبہ اردو پروفیسر ڈاکٹر احمد محمد قاضی صاحب نے اردو میں استقبالیہ کلمات کہے، اور عربی میں سیمینار کے عنوان ''مولانا ابوالکلام آزاد الثقافیۃ'' کے حوالے سے مولانا ابوالکلام آزاد کا مختصر تعارف پیش کیا، جس کے بعد ہندوستان کے سفیر نے رومن عربی میں خطاب کیا، سفیر صاحب کیلئے عربی مترجم کا بھی انتظام کیا گیا تھا۔ موصوف نے اپنے خطاب میں ابوالکلام آزاد اور مصر و ہند کے تعلقات پر روشنی ڈالی اور مصری طلباء کو ہند میں تعلیم حاصل کرنے کی دعوت دی۔ عمید کلیہ کی جانب سے سفیر کو کتب کا تحفہ پیش کیا گیا۔ پھر نائب رئیس الازہر دکتور علی الدین ہلالی نے خطاب کیا اور ابوالکلام آزاد کی خدمات کو سراہنے کے ساتھ قائداعظم و قیام پاکستان کو غیر مناسب انداز میں بیان کیا۔

قبل ازیں انڈیا کے مرکز الثقافی کی جانب سے طلباء کے ابوالکلام آزاد کی شخصیت پر تقریری مقابلے منعقد کرائے گئے تھے۔ اور طلباء کو تین تین ہزار دو دو ہزار اور ایک ایک ہزار مصری پاؤنڈ کے دو دو انعامات دیئے گئے تھے۔ (ایک پاؤنڈ پاکستانی ۱۶ روپے کے برابر ہے)

سفیر کی جانب سے نائب رئیس جامعہ ڈین اور صدر شعبہ کو یادگاری ایوارڈ دیا گیا، اور مذکورہ افراد کو گولڈ میڈل بھی دیئے گئے، تمام شرکاء کانفرنس کی سفیر کی جانب سے ناشتہ سے تواضع کی گئی، چیف ایڈیٹر کی جانب سے صدر شعبہ اردو کو تجویز پیش کی گئی کہ اسی طرح ۲۵ دسمبر کو قائداعظم ڈے منایا جائے اور پاکستان ایمبیسی خود اسپانسر کرے یا کسی سے کروائے، جامعہ ازہر اور سفارتخانہ کا متعلقہ ابتداء اس پر تیار بھی ہوگیا، معلوم ہوا کہ سفیر صاحبہ نے بھی نیم آمادگی ظاہر کی تھی، لیکن دست غیبی کے سبب، اس پر عمل نہ ہوسکا، اور یہ قومی نہیں ملی المیہ ہے، میری ساری کوشش ضائع ہوگئی، جس کا مجھے افسوس ہے۔

نیا چینی سال یکم جنوری سے نہیں شروع ہوتا۔ ۲۰۱۱ء خرگوش کا سال ہے:

نیا چینی سال ۳۔فروری سے شروع ہو رہا ہے، چینی کلینڈر کے مطابق یہ سال خرگوش کا سال ہے۔ چین کے نئے سال کی شروعات چینی کلینڈر سے ہوتی ہے، جس میں گریگورین اور قمری وشمسی کلینڈر کا نظام شامل ہوتا ہے، چونکہ ہر سال چاند کی روشنی تبدیل ہو جاتی ہے، اس لئے نیا چینی سال جنوری کے اواخر یا فروری کے وسط میں کسی بھی وقت شروع ہو سکتا ہے۔ ذیل میں نیا چینی سال شروع ہونے اور ہر سال کے جانور کے نام کا چارٹ پیش کیا جا رہا ہے، کیا پاکستان میں دیگر اسلامی ملکوں کی طرح یکم محرم سے نئے سال کا آغاز نہیں ہوسکتا ہے؟

سال	چینی نیا سال شروع ہونے کی تاریخ	جانور کا نام
۲۰۰۸	۷فروری	چوہا
۲۰۰۹	۲۶جنوری	بیل
۲۰۱۰	۱۴ فروری	شیر/ٹائیگر
۲۰۱۱	۳فروری	خرگوش
۲۰۱۲	۲۳جنوری	ڈریگن
۲۰۱۳	۱۰ فروری	سانپ
۲۰۱۴	۳۱جنوری	گھوڑا
۲۰۱۵	۱۹ فروری	بھیڑ
۲۰۱۶	۸فروری	بندر
۲۰۱۷	۲۶فروری	مرغی
۲۰۱۸	۱۶ فروری	کتا

(بحوالہ:۳فروری ۲۰۱۱ء، روزنامہ جنگ کراچی)

رپورٹ قومی سیرت النبی ﷺ زیر اہتمام وفاقی وزارت مذہبی امور اصلاحات وتجاویز:

پچھلے سالوں کی طرح اس سال بھی ۱۲۔ ربیع الاوّل کو وفاقی وزارت مذہبی امور نے قومی سیرت النبی ﷺ کانفرنس کا انعقاد کیا، لیکن یہ کانفرنس پچھلی کانفرنسوں سے بہت ممتاز ومختلف تھی، وزارت مذہبی امور کے متعصب فرقہ پرست سابق وفاقی وزیر حامد سعید کاظمی جوحج جیسے

مقدس کام میں کرپشن میں ملوث ہو کر اپنے والد و خاندان کی نیک نامی کو دھبہ لگانے کا ذریعہ بنے ہیں اور آج کل جیل میں وقت گزار رہے ہیں، موصوف اپنے دور میں ایک ہی فرقہ کو نوازنے میں مصروف رہے، اور غیر منتخب و کراچی کے عوام کے مسترد کردہ شخص حاجی حنیف طیب کی مشاورت کے ذریعہ وزارت کو چلا رہے تھے، بلکہ پیپلز پارٹی کے زیر سایہ اپنی پارٹی کو منظم کر رہے تھے، بالآخر وزیر اعظم صاحب جو موصوف کو لائے تھے انہوں نے ہی وزارت سے برطرف کیا۔

موصوف کی رخصتی کے بعد جناب خورشید شاہ صاحب کو وزارت کا قلمدان دیا گیا آپ نے وزارت کا قلمدان سنبھالتے ہی دو شاندار پروگراموں کا انعقاد کیا، پہلا ''علماء و مشائخ کانفرنس'' دوسرا ''قومی سیرت النبی ﷺ کانفرنس''

سیرت النبی ﷺ کانفرنس میں چاروں صوبوں سے تمام مکاتب فکر کے علماء و مشائخ اور یونیورسٹیز و کالجز کے پروفیسرز اور معروف شخصیات کو بڑے پیمانہ پر مدعو کیا گیا، بلکہ یہ کہا جائے کہ پچھلے پندرہ سالوں سے (جب سے میں خود شریک ہو رہا ہوں) یہ سب سے بڑی کانفرنس تھی۔

شاہ صاحب نے اپنے دل کی طرح وزارت کے دروازے بھی سب کے لئے کھول دیئے اور خطاب کے لیے بھی تمام مکاتب فکر کے نمائندوں کو موقع دیا گیا۔ جسے تمام حاضرین نے سراہا۔

کانفرنس سے وزیر اعظم گیلانی صاحب، خورشید شاہ صاحب، وفاقی وزیر مذہبی امور نے خصوصی خطاب کیا اور وزیر اعظم کے دست مبارک سے سیرت النبی ﷺ ایوارڈ دیئے گئے، چیف ایڈیٹر نے جملہ احباب کے ساتھ شرکت کی۔

پریزیڈنٹ ہاؤس میں قومی سیرت النبی ﷺ کانفرنس کا انعقاد اور صدر مملکت کا خطاب

۱۲۔ ربیع الاوّل کی شام وفاقی وزارت مذہبی امور کی جانب سے پریزیڈنٹ ہاؤس میں سیرت النبی ﷺ کانفرنس کا اہتمام کیا گیا، جس سے صدر مملکت نے خطاب کیا، سیرت نگاروں کو انعامات دیئے اور عمرہ کرانے کا اعلان کیا، اس پروگرام میں فقط خاص خاص افراد کو مدعو کیا گیا تھا۔ چیف ایڈیٹر نے احباب کے ساتھ شرکت کی۔

وزارت مذہبی امور کے قابل قدر اقدامات

وزارت نے ہر سال کی طرح اس سال بھی سیرت النبی ﷺ کانفرنس کا انعقاد کیا اور سیرت طیبہ ﷺ کے فروغ کے لئے بہتر اقدامات کئے۔ وزارت نے اسلامیات پر لکھے گئے پی ایچ ڈی تھیسس پر بھی انعامات دیئے یہ گوشہ اگرچہ اشتہار میں شامل نہیں تھا، لیکن اچھا قدم تھا۔

وزارت مذہبی امور کے قابل اصلاح اقدامات

☆ وزارت نے دعوت نامے بہت تاخیر سے جاری کئے، دعوت نامہ پر قیام وطعام کی ذمہ داری لی گئی تھی، جبکہ صورت حال یہ تھی ایئر پورٹ پر وزارت کا نہ استقبالیہ کمپ تھا، نہ کوئی فرد نہ مہمانوں کو ہوٹل تک پہنچانے کا انتظام تھا، نہ ہوٹلوں میں قیام وطعام کا انتظام تھا مہمانوں کو خود ہی اپنے لئے جملہ انتظامات کرنے تھے، اس میں مردوں کے ساتھ خواتین بھی شامل تھیں۔

☆ یہی بدانتظامی کانفرنس کے دن دوپہر کے کھانے میں دیکھی گئی۔

☆ یہی بدانتظامی کانفرنس ہال کے باہر سیکورٹی کلیرنس میں دیکھی گئی، جہاں علماء کے ساتھ ناروا سلوک کا مظاہرہ کیا جارہا تھا۔

☆ یہی بدانتظامی کانفرنس کے اختتام پر ٹی اے ڈی اے کی ادائیگی کے وقت نظر آئی لوگوں نے عدم ادائیگی کے خلاف مظاہرہ کیا اور ٹی وی پر خبریں نشر ہوئیں۔

☆ وزارت سیرت النبی ﷺ پر طلب کردہ مقالات وکتب کو جانچنے کے لئے تمام ممتحن اسلام آباد سے منتخب کرتی ہے، خاص کر سندھ و بلوچستان سے کسی کو ایکسپرٹ وایگزامنر مقرر نہیں کیا جاتا ہے ہم پچھلے دس سالوں سے مطالبہ کر رہے ہیں، ہر مقابلہ کی کیٹیگری کے لئے چار چار ایگزامنر مقرر کئے جائیں اور چاروں صوبوں سے ایک ایک لیا جائے، اور جس شخص کو ایک کیٹیگری میں منصف مقرر کیا جائے، اسے دوسری کیٹیگری میں منصف وایگزامنر نہ مقرر کیا جائے تاکہ انعامات کا فیصلہ شفاف طریقہ سے ہو، جن پی ایچ ڈی مقالات پر انعامات دیئے گئے ہیں، ان کا صرف ...

یونیورسٹی سے تعلق تھا، پنجاب اور اوپن یونیورسٹی سندھ کی کسی یونیورسٹی سے کسی مقالہ کو انعام نہیں دیا گیا۔ لہٰذا ۲۰۱۱ء کے اشتہار میں اس کٹیگری کا اضافہ کر کے پورے ملک سے پی ایچ ڈی مقالے طلب کئے جائیں اور خواتین و مردوں کو جدا جدا چاروں صوبوں سے انعامات دیئے جائیں۔

جناب مفتی غلام الرحمٰن صاحب مدظلہ العالی سے تعزیت:

جناب والا آپ کے مجلّہ ماہنامہ العصر سے آپ کے والد گرامی حاجی شمس الرحمٰن صاحب رحمہ اللہ علیہ کے انتقال کی خبر سے آگاہی ہوئی۔ کل نفس ذائقة الموت

میں اپنی اور جملہ عہدیداران و احباب کی جانب سے دعا کرتا ہوں اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرمائے، اور اپنے جوارِ رحمت میں جگہ عطا فرمائے، جنت الفردوس کو ان کا ٹھکانہ بنائے۔

جملہ اعزاء و اقرباء کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ (آمین)

ہم سب آپ کے اس دکھ میں برابر کے شریک ہیں اور دعاء کرتے ہیں اللہ تعالیٰ ہم سب کا خاتمہ ایمان پر فرمائے۔ (آمین)

پروفیسر مولانا شمس الدین صاحب سے اظہار تعزیت:

پروفیسر مولانا شمس الدین صاحب جو ایک سال قبل گورنمنٹ ایس ایم آرٹس کالج کراچی سے ریٹائرڈ ہوئے ہیں، موصوف کو انجمن اساتذہ کی جانب سے ریٹائرمنٹ پر شاندار علمی و تدریسی خدمات پر ''حسن کارکردگی'' ایوارڈ سے بھی نوازا گیا تھا۔ موصوف خود بھی کافی عرصہ سے علیل ہیں، پچھلے دنوں مولانا کے نوجوان صاحبزادہ معراج اسلام الدین صاحب رحمہ اللہ علیہ جو کہ پاکستان نیوی میں ملازم تھے، قضاء الٰہی سے رات کو سوئے ہیں صبح دیکھا گیا تو وفات پا چکے تھے نہ کوئی بیماری تھی نہ کوئی حادثہ و ظاہری سبب بنا، قضاء و قدر کے عجب معاملات ہیں۔ رب کائنات انسان کو اپنے سے قریب کرنے کے لئے ہر شخص سے جدا معاملات کرتا ہے۔

ہم بحیثیت انسان و مسلمان کے رب کی رضا پر راضی رہیں، یہی مقام صبر و ورضا ہے، میں اپنی جانب سے جملہ عہدیداران و علوم اسلامیہ کے اساتذہ کی جانب سے دعاء گو ہوں اللہ

تعالیٰ موصوف کی مغفرت فرمائے اور جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے، پروفیسر شمس الدین صاحب اور جملہ اہل خانہ اعزاء واقرباء کو صبر جمیل عطا فرمائے، اور دنیا و آخرت میں اس کا متبادل عطا فرمائے۔ (آمین)

پروفیسر حبیب النبی صاحب سے اظہار تعزیت:

پروفیسر حبیب النبی صاحب جو کہ جامعہ ملیہ ملیر میں اسلامیات کے پروفیسر ہیں، انجمن اساتذہ علوم اسلامیہ سے وابستگی رکھتے ہیں اور مختلف پروگراموں میں شریک ہوتے رہے ہیں، ۲۰۱۰ء میں موصوف کے والد صاحب کا انتقال ہوگیا، انجمن کے تمام عہدیداران اور ممبران کی جانب سے ہم دلی تعزیت کا اظہار کرتے ہیں، اور دعاء گو ہیں اللہ تعالیٰ موصوف کو اپنے جوار رحمت میں جگہ عطا فرمائے اور صبر جمیل عطا فرمائے۔ (آمین)

پروفیسر نیلوفر شاہ صاحبہ سے اظہار تعزیت:

پروفیسر نیلوفر شاہ صاحبہ پرنسپل گورنمنٹ گرلز کالج ہیں اور جامعہ کراچی کے بورڈ آف اسٹڈیز کی ممبر ہیں، پچھلے دنوں محترمہ کی والدہ صاحبہ کا انتقال ہوگیا، جملہ اساتذہ علوم اسلامیہ آپ کے غم میں برابر کے شریک ہیں، اور دعا گو ہیں اللہ تعالیٰ موصوفہ کی مغفرت فرمائے اور جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے اور جملہ متعلقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ (آمین)

پروفیسر ڈاکٹر ریحانہ فردوس صاحبہ چیئرپرسن شعبہ معارف اسلامیہ جامعہ کراچی سے اظہار تعزیت:

موصوفہ کے سسر صاحب کا پچھلے دنوں قضاء الٰہی سے انتقال ہوگیا، سسر صاحب پچھلے پانچ سالوں سے صاحب فراش تھے، ڈاکٹروں نے جواب دے دیا تھا۔

ڈاکٹر صاحبہ نے طویل عرصہ تک ایسے خدمت کی جیسے سگے والدین کی کی جاتی ہے، یقیناً یہ بڑی سعادت اور اُخروی اجر وثواب کا باعث ہے، اس خدمت کے ساتھ تصنیف وتالیف ودیگر امور کو انجام دینا بڑی ہمت کی بات ہے، انجمن اساتذہ علوم اسلامیہ کالجز کراچی کے جملہ عہدیداران وممبران ڈاکٹر صاحبہ کے غم میں برابر کے شریک ہیں، اور دعاء گو ہیں اللہ تعالیٰ مرحوم کی

مغفرت فرمائے اور جنت الفردوس میں جگہ عنایت فرمائے، اور ڈاکٹر صاحبہ سمیت جملہ لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ (آمین)

وفاقی وزارت مذہبی امور کے زیر اہتمام علماء ومشائخ کانفرنس ۲۰۱۱ء

رپورٹ: پروفیسر محمد مشتاق کلوٹا

پاکستان کے دارالخلافہ اسلام آباد میں علماء ومشائخ کانفرنس کا انعقاد کیا گیا۔ جس میں ملک بھر سے جید علماء کرام کو مدعو کیا گیا، جنہوں نے اپنے اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ دہشت گردی، عدم برداشت، انتہاپسندی اور تشدد کے بڑھتے ہوئے رجحان کو روکنے کے لئے ''مذہبی رواداری'' کے عنوان سے کانفرنس کا انعقاد کرے، حکومت پاکستان نے ایک قابل تحسین قدم اٹھایا، جس کی جتنی بھی تعریف کی جائے کم ہے۔ مذہبی رواداری کی سب سے زیادہ ضرورت آج کے دور میں ہے۔ آڈیٹوریم نیشنل لائبریری کے اسٹیج پر وزیر اعظم پاکستان یوسف رضا گیلانی، وفاقی وزیر برائے مذہبی امور سید خورشید احمد شاہ، وزیر مملکت برائے مذہبی امور شگفتہ جمانی، سیکریٹری مذہبی شوکت حیات درانی تشریف فرما تھے۔ کانفرنس کا آغاز قاری بزرگ شاہ الازہری نے سورہ المائدہ کی آیت نمبر ۴۸ کی تلاوت سے کیا، اور بعد از تلاوت سید زوہیب مسعود نے نعت رسول مقبول ﷺ پیش کی۔ جس کے بعد سیکریٹری مذہبی امور شوکت حیات درانی نے وزارت مذہبی امور کی جانب سے سپاس نامہ پیش کیا۔ انہوں نے سپاس نامہ پیش کرتے ہوئے کہا کہ ''یہ ایک موضوع ہے، معاشرے میں عدم برداشت کا رجحان بڑھتا جارہا ہے اور ایک ناسور کی حیثیت اختیار کر گیا ہے۔ اس پر غور وفکر کی ضرورت ہے۔ ۱۹۷۳ء میں متفقہ جمہوری آئین تشکیل پایا۔ حقیقی اسلامی تعلیمات کا فروغ مذہبی امور کے فرائض میں شامل ہے۔ اس وقت مسلمانوں کی تعداد ڈیڑھ ارب ہے جب کہ غیر مسلموں کی تعداد تقریباً ساڑھے پانچ کروڑ ہے۔ انسان کا مذہبی حوالے سے جذباتی ہونا ایک فطری عمل ہے۔ ہمارے لئے ضروری ہے کہ ہم دوسرے مذاہب کا احترام کریں اور برائی کا قلع قمع کریں۔

وفاقی وزیر مذہبی امور کا خطاب: اس کے بعد وفاقی وزیر برائے مذہبی امور سید خورشید احمد شاہ نے خطبہ استقبالیہ پیش کیا۔ انہوں نے کہا کہ وہ وزیر اعظم کے بے حد شکر گزار ہیں

کہ انہوں نے اپنے مصروفیات میں سے وقت نکالا۔ انہوں نے کہا کہ یہ موضوع دنیا کے موجو حالات میں اہمیت کا حامل ہے۔ انسان ہی انسان کا دشمن ہے۔ انسان دہشت گردی کا شکار ہور ہے۔ اگر آج کے دور میں تمام مذاہب اپنے ماننے والوں کو اچھائی کی طرف راغب کر دیں تو یقیناً انسانیت کا قتل عام بند ہوسکتا ہے۔ عالمی دہشت گردی کے خاتمے اور انسانی مسائل کے حل کے لئے سنجیدہ کوششیں کرنی ہونگی۔ اس کے لئے ضروری ہے کہ ٹھوس منصوبہ بندی کی جائے، مختلف مذاہب کا احترام کیا جائے، اقلیتوں کو تحفظ دیا جائے اوزان کے حقوق ادا کئے جائیں۔ اسلام امن، سلامتی اور عدل کا مذہب ہے۔ امن عامہ کے فروغ کے لئے مسلمانوں کے ساتھ دوسرے مذاہب کا ویسا احترام کرنا ہوگا جس طرح دین اسلام ہمیں سکھاتا ہے۔

وزیر مملکت مذہبی امور کا خطاب: وزیر مملکت برائے مذہبی امور شگفتہ جمانی نے علماء مشائخ کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہا ہے کہ مذہبی رواداری کا موضوع ہمیشہ سے توجہ طلب رہا ہے۔ اگر آپس میں مفاہمت اور مذہبی رواداری اختیار کرلی جائے تو اس سے ایک دوسرے کو قریب لاتے ہوئے مختلف ثقافتی سرگرمیوں کو پنپنے کا موقع ملتا ہے۔ اسلامی اقدار کو فروغ دینا ہماری اولین ترجیح ہے۔

اسلام امن و آشتی کا دین ہے۔ اس کا اہم مقصد یہ بھی ہے کہ بنی نوع انسان پر سلامتی کی راہیں کھول دی جائیں۔ قرآن کریم ہر اس چیز کو معروف قرار دیتا ہے جس سے معاشرہ میں اچھائی جھلکتی ہے۔ اسلام کے بنیادی اصولوں کی روشنی میں ایک ایسا معاشرہ تشکیل دیا جائے جو کہ مثالی ہو، ہمیشہ سے علماء کرام نے قوم کی رہنمائی میں کلیدی کردار ادا کیا ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ شہید محترمہ بے نظیر بھٹو نے بھی ہمیشہ مفاہمت اور رواداری کا درس دیا۔

وفاق المدارس کے جنرل سیکریٹری کا خطاب: اس کے بعد ملک بھر سے آئے ہوئے جید علماء کرام کا خطاب شروع ہوا، جس میں سب سے پہلے قاری محمد حنیف جالندھری (جنرل سیکریٹری وفاق المدارس) کو خطاب کے لئے مدعو کیا گیا۔ انہوں نے کہا کہ اسلام رواداری، رحمت، محبت، امن و آشتی کا مذہب ہے۔ یہ عالمگیر دین ہے، اسلام وہ واحد دین ہے جو رواداری اور ہم آہنگی کا دین ہے اور یہ دین سب سے زیادہ رواداری پر زور دیتا ہے۔ حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم تک تمام انبیاء علیہ السلام پر ایمان لانا ہم سب پر

فرض ہے اور ہمارا ایمان اس وقت تک مکمل نہیں ہوتا جب تک ہم انبیاء اور دیگر کتب آسمانی پر ایمان نہیں لاتے۔ قرآن کریم نے مختلف انبیاء کرام کا ذکر کیا ہے۔ قرآن کریم کے اندر ایک سورت ہے جو کہ حضرت مریمؑ کے نام پر ہے۔ اسی قرآن میں ہمیں حضرت مریمؑ اور اس حضرت آسیہ کا تذکرہ ملتا ہے۔ اسلامی تاریخ مذہبی رواداری کے بے شمار واقعات سے بھری ہوئی ہے۔ عیسائیوں کے ساتھ معاہدات کیے، اس حوالے سے معاہدہ نجران مشہور و معروف ہے۔ عیسائیوں کا ایک وفد جب نجران سے مدینہ منورہ آیا، تو آپ ﷺ نے انہیں مسجد نبوی ﷺ میں ٹھہرایا اور انہیں اپنے مذہبی طریقے سے عبادت کرنے کی اجازت دی، یہاں تک کہ یہودی کا جنازہ گزرا تو اس کے لئے بھی احتراماً کھڑے ہوگئے۔ اسلام صرف مکالمہ اور بات چیت پر اکتفا نہیں کرتا بلکہ پر امن بقائے باہمی کا درس دیتا ہے۔ قرآن کریم میں موجود ہے کہ لا اکراہ فی الدین آپ ﷺ نے کبھی بھی زبردستی نہیں کی، بلکہ ہمیشہ رواداری سے کام لیا اور کبھی خود سے معاہدات کو نہیں توڑا۔ آج مفاہمت اور رواداری کی ضرورت پہلے سے زیادہ ہے۔ انہوں نے کہا غیروں میں جو یہ نظریہ پایا جاتا ہے کہ مذہب کو سوسائٹی سے الگ کر دیا جائے اب وہ معدوم ہوتا جا رہا ہے، اور اقوام غیر دوبارہ مذہب کی طرف لوٹ رہی ہے، جس طرح اکبر نے ''دین الٰہی'' کو متعارف کرایا تھا، آج پھر اس کا تجربہ کیا جا رہا ہے کہ ایک ہی چھت کے نیچے عیسائی، یہودی، مسلمان عبادت کرتے نظر آتے ہیں مگر یہ تجربہ بھی ناکام ہوگیا اور توجہ حاصل نہیں کرسکا ضروری ہے کہ ہر طبقہ اپنے اپنے عقیدے پر قائم رہے اور دوسرے کے وجود کو خندہ پیشانی سے تسلیم کرے۔ انہوں نے مزید کہا کہ پاکستان وہ واحد ملک ہے جہاں اقلیتوں کو مکمل حقوق حاصل ہیں، بلدیاتی اداروں سے لے کر ایوان بالا تک اقلیتوں کے لئے نشستیں اور ملازمتوں میں کوٹہ مخصوص ہے۔ پاکستان کے لئے جدت اور شدت دو بڑے چیلنج ہیں۔ جدت نے اجتہاد کو اور شدت نے جہاد کو سوالیہ نشان بنا دیا ہے۔

وزیراعظم کا خطاب: کانفرنس کے آخر میں وزیراعظم پاکستان سید یوسف رضا گیلانی نے خطاب کیا اور مختلف علماء کرام کی جانب سے اٹھائے گئے سوالات کے جوابات بھی دیئے۔ اس اہم موقع پر وزیراعظم پاکستان نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ قومی اور بین الاقوامی حالات کو سامنے رکھتے ہوئے کانفرنس کا انعقاد شاندار قدم ہے۔

علماء کرام سے مخاطب ہوتے ہوئے انہوں نے کہا کہ اپوزیشن، عدلیہ اور انتظامیہ جب میری بات مان لیتی ہیں تو علماء کرام میری بات کیوں نہیں مانتے؟ قانون پر عمل درآمد سے ہی سب کے حقوق کا تحفظ ہوسکتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ "ناموس رسالت ﷺ قانون میں تبدیلی نہیں ہوگی" لیکن کسی بھی قانون کا غلط استعمال نہیں ہونا چاہئے اور نہ کرنے دیں گے۔ تشدد کے واقعات سے پاکستان کی بدنامی ہوتی ہے اور مغرب میں ان واقعات کو اچھی نظر سے نہیں دیکھا جاتا اس سے بیرون ملک مقیم پاکستانیوں کے لئے بھی مشکلات پیدا ہوتی ہیں۔ لہٰذا ضرورت اس بات کی ہے کہ اسلام کا صحیح تشخص اجاگر کیا جائے، جس ملک میں آئین اور قانون پر عمل نہیں ہوتا وہاں جنگل کا قانون ہوتا ہے کیا آپ چاہتے ہیں کہ یہاں بھی جنگل کا قانون ہو اور آئین نہ ہو۔ قانون پر عمل درآمد نہیں ہوگا تو کسی کے حقوق کا تحفظ نہیں ہوسکتا۔

بحیثیت مجموعی یہ شاندار کانفرنس تھی، اور پہلی مرتبہ وزارت کی جانب سے مہمانوں کی تواضع کا شاندار انتظام کیا گیا، ڈاکٹر صلاح الدین ثانی، مفتی فیروز الدین ہزاروی و دیگر علماء نے شرکت کی، ایسی کانفرنس ہر سال منعقد ہونی چاہئے۔

چیف ایڈیٹر کا علماء و مشائخ کنونشن ۲۰۱۱ء پر تبصرہ

وفاقی وزارت مذہبی امور میں خوش گوار جھونکا اس وقت آیا جب سابق کرپٹ وفاقی وزیر حامد سعید کاظمی صاحب کو ان کے منصب سے برطرف کر کے جناب خورشید شاہ صاحب کو وزارت کا قلمدان سونپا گیا۔

شاہ صاحب وسیع الفکر اور وسیع النظر شخصیت ہیں، اس سے قبل بھی اس منصب کا بہتر انداز میں حق ادا کر چکے ہیں۔ موصوف نے قلمدان سنبھالتے ہی شاندار قدم اٹھایا اور جنوری ۲۰۱۱ء مذہبی رواداری کے عنوان پر علماء و مشائخ کانفرنس کا انعقاد کیا، اس کانفرنس میں چاروں صوبوں سے جملہ مکاتب فکر کے بڑے بڑے علماء و مشائخ موجود تھے اور تمام مکاتب فکر کو مساویانہ انداز میں خطاب کی دعوت دی گئی۔

اس کانفرنس کا بھرپور و خصوصی خطاب جناب مولانا حنیف جالندھری صاحب ناظم وفاق المدارس پاکستان کا تھا، کانفرنس سے شاہ صاحب کے علاوہ وزیر اعظم پاکستان نے بھی خطاب کیا اور قانون توہین رسالت کے حوالہ سے کوئی ترمیم نہ کرنے کا وعدہ کیا، جس سے خوش گوار

ماحول پیدا ہوا۔

یہ علماء سے حکومت کا پہلا براہِ راست رابطہ تھا، جس کے نتیجہ میں حکومت مخالف پروپیگنڈا جھاگ کی طرح بیٹھ گیا۔

میں حکومت پاکستان بالخصوص خورشید شاہ صاحب کو اس کانفرنس کے انعقاد پر کراچی کے علماء کی جانب سے مبارکباد پیش کرتا ہوں، اور درخواست کرتا ہوں، اس قسم کی کانفرنس ہر سال منعقد کی جائے تاکہ حکومت اور علماء دونوں ایک دوسرے کے موقف سے آگاہ ہوسکیں۔ چیف ایڈیٹر نے کراچی کے دیگر علماء کے ساتھ کانفرنس میں شرکت کی۔

تقریب رونمائی: ''قرون اولیٰ کی خواتین اور انکی علمی و دینی خدمات''

وفاقی یونیورسٹی کے قیام سے پہلے بھی اسلامیات کے ساتھ عربی کی تدریس کا سلسلہ جاری تھا۔ یونیورسٹی کے قیام کے بعد جہاں متعدد نئے شعبہ جات قائم ہوئے وہیں شعبہ عربی کا قیام بھی عمل میں آیا۔ شعبہ کے پہلے نگران وصدر جناب ڈاکٹر قاری بدر الدین صاحب مقرر ہوئے۔ شعبہ عربی میں اس وقت ایک سو پچیس (۱۲۵) طلبہ وطالبات ایم۔اے عربی (ماسٹر) تک کی تعلیم حاصل کرر ہے ہیں۔

صدر شعبہ جناب ڈاکٹر قاری بدر الدین صاحب کی کاوش ''قرون اولیٰ کی خواتین اور انکی علمی و دینی خدمات'' کی شعبہ عربی کے زیر اہتمام تقریب رونمائی اسی سلسلے کی ایک کڑی ہے۔ جس کی صدارت وائس چانسلر جناب ڈاکٹر محمد قیصر صاحب نے فرمائی اور جس میں متعدد دینی، علمی وادبی شخصیات نے شرکت فرما کر تقریب کی رونق کو دوبالا فرمایا۔

خطاب: ڈاکٹر محمد ثانی صاحب

لقد من الله على المومنين اذبعث فيهم رسولاً من انفسهم يتلوا عليهم أيته ويزكيهم ويعلمهم الكتٰب و الحكمة وان كانو من قبل لفي ضلٰل مبين ○

یہ ایک تاریخی حقیقت ہے کہ آپ ﷺ کی بعثت سے پہلے عورت کو کوئی مقام ومرتبہ حاصل نہ تھا، رسالت مآب ﷺ نے جس طرح دین کے نور سے اور توحید کی روشنی سے دنیا کو منور کیا، اور انسانی معاشرے میں انقلاب برپا کیا اور اس کے اثرات جو مرتب ہوئے، ان سے دنیا

نے ایک نئی کروٹ لی، انسان کو عزت و عظمت عطا ہوئی، دنیا حقیقی علم و نور سے منور ہوئی۔

اسلام سے قبل دنیا میں عورت کا مقام قرآن مجید کی ایک آیت سے واضح ہوتا ہے۔

"واذا بشر احدھم بالانثیٰ ظل وجهه مسوداوهو كظيم" ○

محمود شکری آلوسی نے اپنی کتاب "**علوم العرب فی احوال العرب**" میں عاصم تمیمی کے بارے میں ذکر کیا کہ انہوں نے گیارہ یا بارہ بچیوں کو زندہ درگور کیا تھا۔ یہ نہ صرف عرب میں تھا بلکہ تمام معاشروں میں عورت کے ساتھ برا سلوک کیا جاتا تھا۔ عیسائیت جو کہ حقوق نسواں کی علمبردار بنی ہوئی ہے انکے گرجاؤں میں یہ فیصلے کیے جاتے تھے کہ ایا عورت کو انسان کہا جا سکتا ہے یا نہیں؟؟؟

اس دور میں آپ ﷺ نے خواتین کے سروں پر عزت کا تاج رکھا اور ذلت سے رہائی عطا فرمائی،

پروفیسر محمد شفیع آزاد صاحب نے کہا:

مئولف موصوف نے اس کتاب میں قرآن و حدیث کی روشنی میں اپنے منتخب موضوع کی حقانیت کو حتی المقدور ثابت کرنے کی کوشش کی ہے، میں مئولف موصوف کی اس بے نظیر کاوش پر تہہ دل سے مبارک باد دیتا ہوں۔

پروفیسر ڈاکٹر صلاح الدین ثانی صاحب نے کہا:

مئولف موصوف نے اس کتاب کو بڑی عرق ریزی کے ساتھ کتاب و سنت کی روشنی میں مرتب کیا ہے۔ انہوں نے اخلاص اور للّٰہیت سے جو کام کیا اسکا دنیاوی اور اخروی فائدہ یقیناً بر آمد ہوگا، حق تعالیٰ قاری صاحب موصوف کی تالیف کو قبول فرما کر انکے لیئے ذخیرہ آخرت اور عام مسلمانوں کے لیئے مفید اور قابل عمل بنائے اور مئولف موصوف کو آئندہ اس طرح کی خدمات کا موقع عطا فرمائے۔

موصوف جب میرے پاس (Ph.D) کے داخلے کے سلسلے میں آئے تو میں نے سوچا کہ ان کو ایسا موضوع دیا جائے جو افادیت کا حامل ہو اور معاشرے میں اس سے روشنی پھیلے۔ آج کل دنیا میں جدت پسندی اور نام نہاد ترقی کے نام پر جو بے حیائی اور بے غیرتی کا

سیلاب آیا ہوا ہے اسے اسلام کے خلاف منفی پروپیگنڈہ کیا جاتا ہے ایسے الزامات اوراعتراضات کا جواب دینے کے لیئے یہ کتاب مرتب کی گئی ہے۔

پروفیسر ڈاکٹر قاری بدرالدین صاحب نے کہا:

سب سے پہلے مہمانان کرام صحافی حضرات کا ممنون ومشکور ہوں جنہوں نے تقریب میں شرکت فرما کر ہماری حوصلہ افزائی فرمائی۔

اللہ کے فضل وکرم بزرگوں کی دعاؤں اوراساتذہ کی شفقت اور رہنمائی سے بندۂ حقیر نے ''قرون اولیٰ کی خواتین اور انکی علمی و دینی خدمات'' کے عنوان پر ایک کتاب مرتب کی ہے۔اس کتاب کو مرتب کر کے مجھے حقیقی خوشی محسوس ہو رہی ہے کیونکہ یہ عصر حاضر کی ایک بہت بڑی ضرورت ہے جس کا لکھا جانا وقت اور حالات کا تقاضا تھا، کیونکہ دنیا میں آجکل اسلام کے خلاف پروپیگنڈہ کرنے والوں اور جدت پسندی کا نعرہ لگانے والوں کا سب سے بڑا ہتھیار عورت ہے جس کو انہوں نے آزادی نسواں مکمل مساوات اور ہر معاملے میں برابری کا جانسہ دیکر شرم وحیا اور تقدس کا لبادہ اتار کر پستیوں میں اترنے پر مجبور کر دیا ہے، اور اسکے دماغ میں اسلام کی تصویر مسخ کر کے اسے یہ باور کرانے کی کوشش کی جاتی ہے کہ اسلام اسے پابند سلاسل کر کے اسکے حقوق کا گلا گھونٹنا چاہتا ہے، ایسے الزامات اوراعتراضات کا جواب دینے اور انکا قلع قمع کرنے کیلیئے یہ کتاب مرتب کی گئی ہے۔جس میں قرآن وسنت کی روشنی میں عورت کے اصل مقام اور رتبے کو نمایاں کرنے کی بھرپور کوشش کی گئی ہے اوران تمام شکوک وشبہات کا ازالہ کیا گیا ہے، جنکا زہر موجودہ نسل کی رگ رگ میں اتارا جارہا ہے۔

محترم ڈین جناب پروفیسر فاروق پرویز مغل صاحب نے کہا:

قاری صاحب اس بین الاقوامی اہمیت کے حامل موضوع پر کتاب لکھی ہے اس مبارک باد کے مستحق ہیں اس لیئے کہ ہیومن رائٹس (Human Rights) ایک بین الاقوامی موضوع ہے۔

رجسٹرار پروفیسر ڈاکٹر قمرالحق صاحب نے کہا:

میں بھی ایک استاذ ہوں، رجسٹرار اب مقرر ہوا ہوں، قاری صاحب ہمیشہ سے ہماری

سرپرستی فرماتے رہے ہیں۔کلچر مذہب اور زبان کو پھیلانے میں عورت خاص کردار ادا کرتی رہی ہے۔اگر چہ جہاد میں عورتیں سامنے نہیں ہوتی لیکن در پردہ وہی مردوں کو اس عظیم مقصد کے لیئے تیار کرتی ہیں اوران کے گھر بار کی حفاظت کرتی ہیں۔

پروفیسر ڈاکٹر سیما ناز صاحبہ نے کہا:

مئولف موصوف سے جب بھی ملاقات ہوئی ہمیشہ متاثر ہوئی اور کچھ نہ کچھ سیکھنے کی کوشش کی۔قرون اولیٰ کی خوتین کا مثالی کردار سامنے رکھ کر ہمیں اپنا مقام و مرتبہ شریعت کے تقاضوں کے مطابق حاصل کرنا چاہیۓ۔میں آخر میں وائس چانسلر صاحب سے درخواست کرتی ہوں کہ وہ اس ہمہ گیر اہمیت کی حامل موضوع کی کتاب کا انگلش میں ترجمہ کروائیں تاکہ مغربی ممالک اسلام کی حقانیت اوراسلام میں خوتین کے حقوق کو جان سکیں۔

وائس چانسلر جناب پروفیسر ڈاکٹر محمد قیصر صاحب نے کہا:

یہ امر میرے لیئے باعث مسرت ہے کہ پروفیسر ڈاکٹر قاری بدرالدین صاحب (چیئرمین شعبہ عربی) نے خواتین کے مقام و مرتبہ پر ایک کتاب مرتب کی ہے اس کتاب میں مختلف تہذیبوں میں خواتین کی خدمات کے متعلق سیر حاصل بحث کی ہے، یہ کتاب علمی زاویہ نگاہ سے اور سماجی زندگی میں خواتین کے کردار پر بھر پور روشنی ڈالتی ہے۔زیر نظر کتاب میں اس بات کو واضح کرنے کی بھر پور کوشش کی گئی ہے کہ ظہور اسلام کے نتیجے میں خواتین کو وہ مقام و مرتبہ حاصل ہوا جو آج کی جدید معاشرے کی خواتین کو بھی حاصل نہیں۔یہ کتاب اسلام کو ایک روشن خیال معتدل مذہب کی حیثیت سے پیش کرتی ہے، جس میں خواتین کو اعلیٰ مقام و مرتبہ حاصل ہے۔میری رائے میں قاری صاحب نے یہ کتاب تالیف کر کے بڑی خدمت سرانجام دی ہے اور میں اس کتاب کا انگلش میں ترجمہ کروانے کا اعلان کرتا ہوں۔

پروفیسر ڈاکٹر سلیمان ڈی محمد صاحب نے کہا:

میں تمام مہمانان گرامی کا ممنون و مشکور ہوں جنہوں نے اس تقریب رونمائی میں شرکت فرما کر ہماری حوصلہ افزائی فرمائی۔

اسلام میں پہلی شہادت ایک عورت کو نصیب ہوئی۔قرآن مجید میں جہاں آزمائشوں

ومشکلات کو بیان کر کے ان پر صبر واستقامت کی تلقین کی گئی وہاں **"ان الصفا والمروة من شعائر الله"** ہی ایک عورت کی استقامت وصبر کو بطور مثال اور نمونہ پیش کیا کہ جسطرح ایک عورت ذات نے صبر واستقامت کا مظاہرہ پیش کیا تم بھی مشکلات میں صبر واستقامت کا دامن ہاتھ سے نہ جانے دو، میں اس کی تالیف پر مصنف کو مبارکباد پیش کرتا ہوں۔

علماء ومشائخ کانفرنس ۲۰۱۱ء بعنوان "مذہبی رواداری وبین المذاہب یگانگت"

﴿رپورٹ پروفیسر محمد مشتاق کلوٹا﴾

پاکستان کے دارالخلافہ اسلام آباد میں علماء ومشائخ کانفرنس کا انعقاد کیا گیا۔ جس میں ملک بھر سے جید علماء کرام کو مدعو کیا گیا جنہوں نے اپنے اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ دہشت گردی، عدم برداشت، انتہا پسندی اور تشدد کے بڑھتے ہوئے رجحان کو روکنے کے لیے "مذہبی رواداری" کے عنوان سے کانفرنس کا انعقاد کر کے حکومت پاکستان نے ایک قابل تحسین قدم اٹھایا جس کی جتنی بھی تعریف کی جائے کم ہے۔ مذہبی رواداری کی سب سے زیادہ ضرورت آج کے دور میں ہے۔ آڈیٹوریم نیشنل لائبریری کے اسٹیج پر وزیر اعظم پاکستان یوسف رضا گیلانی، وفاقی وزیر برائے مذہبی امور سید خورشید احمد شاہ، وزیر مملکت برائے مذہبی امور محترمہ شگفتہ جمانی، سیکریٹری مذہبی شوکت حیات درانی، قاری حفیظ جالندھری، مولانا غلام محمد سیالوی، محمد یاسین ظفر اور علامہ سید نیاز حسین نقوی تشریف فرما تھے۔ کانفرنس کا آغاز قاری بزرگ شاہ الازہری نے سورہ المائدہ کی آیت نمبر ۴۸ کی تلاوت سے ہوا اور بعد از تلاوت سید زوہیب مسعود نے نعت رسول مقبول ﷺ پیش کی۔ جس کے بعد سیکریٹری مذہبی امور شوکت حیات درانی نے وزارت مذہبی امور کی جانب سے سپاس نامہ پیش کیا۔ انہوں نے سپاس نامہ پیش کرتے ہوئے کہا کہ "یہ ایک اہم موضوع ہے، معاشرے میں عدم برداشت کا رجحان بڑھتا جا رہا ہے اور ایک ناسور کی حیثیت اختیار کر گیا ہے۔ اس پر غور وفکر کی ضرورت ہے۔ ۱۹۷۳ء میں متفقہ جمہوری آئین تشکیل پایا۔ حقیقی اسلامی تعلیمات کا فروغ مذہبی امور کے فرائض میں شامل ہے۔ اس وقت مسلمانوں کی تعداد ڈیڑھ ارب ہے جب کہ غیر مسلموں کی تعداد تقریباً ساڑھے پانچ کروڑ ہے۔ انسان کا مذہب کے حوالے سے جذباتی ہونا

ایک فطری عمل ہے۔ ہمارے لیے ضروری ہے کہ ہم دوسرے مذاہب کا احترام کریں اور برائی کا قلع قمع کریں۔"

اس کے بعد وفاقی وزیر برائے مذہبی امور سید خورشید احمد شاہ نے خطبہ استقبالیہ پیش کیا۔ انہوں نے کہا کہ وہ وزیر اعظم کے بے حد شکر گزار ہیں کہ انہوں نے اپنے مصروفیات میں سے وقت نکالا۔ انہوں نے کہا کہ یہ موضوع دنیا کے موجودہ حالات میں اہمیت کا حامل ہے۔ انسان ہی انسان کا دشمن ہے۔ انسان دہشت گردی کا شکار ہورہا ہے۔ اگر آج کے دور میں تمام مذاہب اپنے ماننے والوں کو اچھائی کی طرف راغب کردے تو یقیناً انسانیت کا قتل عام بند ہوسکتا ہے۔ عالمی دہشت گردی کے خاتمے اور انسانی مسائل کے حل کے لیے سنجیدہ کوششیں کرنی ہونگی۔ اس کے لیے ضروری ہے کہ ٹھوس منصوبہ بندی کی جائے، مختلف مذاہب کا احترام کیا جائے، اقلیتوں کو تحفظ دیا جائے اور ان کے حقوق ادا کیے جائے۔ اسلام امن، سلامتی اور عدل کا مذہب ہے۔ امن عامہ کے فروغ کے لیے مسلمانوں کے ساتھ دوسرے مذاہب کا ویسا احترام کرنا ہوگا جس طرح دین اسلام ہمیں سکھاتا ہے۔

وزیر مملکت برائے مذہبی امور محترمہ شگفتہ جمانی نے علماء مشائخ کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہا ہے کہ مذہبی رواداری کا موضوع ہمیشہ سے توجہ طلب رہا ہے۔ اگر آپس میں مفاہمت اور مذہبی رواداری اختیار کرلی جائے تو اس سے ایک دوسرے کو قریب لاتے ہوئے مختلف ثقافتی سرگرمیوں کو پنپنے کا موقع ملتا ہے۔ اسلامی اقدار کو فروغ دینا ہماری اولین ترجیح ہے۔ اسلام امن و آشتی کا دین ہے۔ اس کا اہم مقصد یہ بھی ہے کہ بنی نوع انسان پر سلامتی کی راہیں کھول دی جائیں۔ قرآن ہر اس چیز کو معروف قرار دیتا ہے جس سے معاشرہ میں اچھائی پھیلتی ہے۔ اسلامی کے بنیادی اصولوں کی روشنی میں ایک ایسا معاشرہ تشکیل دیا جائے جو کہ مثالی ہو۔ ہمیشہ سے علماء کرام نے قوم کی رہنمائی میں کلیدی کردار ادا کیا ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ شہید محترمہ بے نظیر بھٹو نے بھی ہمیشہ مفاہمت اور رواداری کا درس دیا۔

اس کے بعد ملک سے بھر آئے ہوئے جید علماء کرام کا خطاب شروع ہوا جس میں سب سے پہلے قاری محمد حنیف جالندھری (جنرل سیکریٹری وفاق المدارس) کو خطاب کے لیے مدعو کیا گیا۔

انہوں نے کہا کہ اسلام رواداری، رحمت، محبت، امن و آشتی کا مذہب ہے۔ یہ عالمگیر دین ہے۔ اسلام وہ واحد دین ہے جو رواداری اور ہم آہنگی کا دین ہے اور یہ دین سب سے زیادہ رواداری پر زور دیتا ہے۔ حضرت آدم علیہ السلام سے لیکر حضرت محمد ﷺ تک تمام انبیاء پر ایمان لانا ہم سب پر فرض ہے اور ہمارا ایمان اس وقت تک مکمل نہیں ہوتا جب تک ہم انبیاء اور دیگر کتب آسمانی پر ایمان نہیں لاتے۔ قرآن کریم نے مختلف انبیاء کرام کا ذکر کیا ہے۔ قرآن کے اندر واحد سورت ہے جو کہ حضرت مریم کے نام پر ہے۔ اسی قرآن میں ہمیں حضرت مریم اور اس حضرت آسیہ کا تذکرہ ملتا ہے۔ اسلامی تاریخ مذہبی رواداری کے بے شمار واقعات سے بھری ہوئی ہے۔ عیسائیوں کے ساتھ معاہدات کیے۔ اس حوالے سے معاہدہ نجران مشہور و معروف ہے۔ عیسائیوں کا ایک وفد جب نجران سے مدینہ منورہ تشریف لایا تو آپ ﷺ نے انہیں مسجد نبوی ﷺ میں ٹھہرایا اور انہیں اپنے مذہبی طریقے سے عبادت کرنے کی اجازت دی، یہاں تک کہ یہودی کا جنازہ گزرا تو اس کے لیے بھی احتراماً کھڑے ہو گئے۔ اسلام صرف مکالمہ اور بات چیت پر اکتفا نہیں کرتا بلکہ پُر امن بقائے باہمی کا درس دیتا ہے۔ قرآن میں موجود ہے کہ لا اکراہ فی الدین۔ آپ ﷺ نے کبھی بھی زبردستی نہیں کی بلکہ ہمشہ رواداری سے کام لیا اور کبھی خود سے معاہدات کو نہیں توڑا۔ آج مفاہمت اور رواداری کی ضرورت پہلے سے زیادہ ہے۔ انہوں نے کہا جو غیروں میں یہ نظریہ پایا جاتا تھا کہ مذہب کو سوسائٹی سے الگ کر دیا جائے اب وہ معدوم ہوتا ہے جا رہا ہے اور اقوام غیر دوبارہ مذہب کی طرف لوٹ رہی ہے۔ جس طرح اکبر نے "دین الٰہی" کو متعارف کرایا تھا آج پھر اس کا تجربہ کیا جا رہا ہے ایک ہی چھت کے نیچے عیسائی، یہودی، مسلمان عبادت کرتے نظر آتے ہیں مگر یہ تجربہ بھی ناکام ہو گیا اور توجہ حاصل نہیں کر سکا۔ ضروری ہے کہ ہر طبقہ اپنے اپنے عقیدے پر قائم رہے اور دوسرے کے وجود کو خندہ پیشانی سے تسلیم کرے۔ انہوں نے مزید کہا کہ پاکستان وہ واحد ملک ہے جہاں اقلیتوں کو مکمل حقوق حاصل ہیں۔ بلدیاتی اداروں سے لیکر ایوان بالا تک اقلیتوں کے لیے نشستیں اور ملازمتوں میں کوٹہ مخصوص ہے۔ پاکستان کے لیے جدت اور شدت دو بڑے چیلنج ہیں۔ جدت نے اجتہاد کو اور شدت نے جہاد کو سوالیہ نشان بنا دیا ہے۔

وفاق المدارس کے نمائندہ مولانا غلام محمد سیالوی نے کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ حضرت محمد مصطفی ﷺ کی پیدائش امن والے شہر مکہ میں ہوئی۔ آپ ﷺ صبر کا پیکر

بنے رہے۔ مصائب، تکالیف اور پریشانیوں کو خندہ پیشانی سے برداشت کرتے رہے اور ہمیشہ مذہبی رواداری کا درس دیتے رہے۔ ہمیں معاشرے میں تمام گروہوں اور طبقات کو تسلیم کرتے ہوئے ان کے حقوق کو بھی تسلیم کرنا ہوگا۔ اسلام ہمیشہ سے تصادم کے خلاف رہا۔ دہشت گردی کے وجہ سے فاصلے بڑھتے جارہے ہیں۔ ضروری ہے کہ الفت، محبت اور مودت کی فضا قائم کی جائے۔ انہوں نے کہا کہ توہین رسالت اور توہین قرآن پر خاموشی قطعاً جائز نہیں۔

محمد یاسین ظفر (ڈپٹی سیکریٹری مدارس سلفیہ) نے کہا کہ مذہبی رواداری کی اہمیت و ضرورت ہر جگہ محسوس کی جاتی رہی ہے۔ اس کے لیے تمام مذاہب اور مسالک سنجیدہ کوششیں کرتے رہے ہیں۔ اختلاف رائے فطرتی عمل ہے۔ تاہم ہمیں اختلاف اور مخالفت میں فرق کو سمجھنا ہوگا۔ اختلاف سے نئی راہیں کھلتی ہیں جبکہ مخالفت سے دشمنی بڑھتی ہے۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ اختلاف رائے کو برداشت کریں اختلافات دوسروں کے دلائل اور منطق کو سمجھنے کا بہترین ذریعہ ہے۔ اسلام میں اختلاف کی گنجائش موجود ہے۔ قومی، سیاسی، علاقائی رواداری کو فروغ دینے کی ضرورت ہے۔ اس کے لیے مدارس کے پلیٹ فارم کو استعمال کیا جاسکتا ہے۔

علامہ سید نیاز حسین نقوی (وفاق المدارس شیعہ پاکستان) نے کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ ہمیں مشرک کو بھی برا بھلا نہیں کہنا چاہیے۔ جبکہ مشرک کو برا بھلا کہنے کی اجازت نہیں تو پھر ایک مسلمان کا دوسرے مسلمان کو برا بھلا کہنا کس طرح جائز ہے۔ اسلام کے معنی ہی رواداری کے ہیں۔ مسلمان وہی ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرے مسلمان محفوظ رہے۔ لفظ اسلام میں رواداری اور محبت موجود ہے۔ اگر ہم فرقہ بندی کو ختم نہیں کرسکتے تو فرقہ وارایت کو ختم کردیا جائے۔

جمعیت اتحاد العلماء پاکستان کے صدر مولانا عبدالمالک نے کہا کہ رواداری کے ہرگز یہ مطلب نہیں کہ ظلم برداشت کیا جائے۔ حملہ آوروں کے سامنے جھکنا رواداری نہیں۔

ان کے علاوہ جمعیت اہلحدیث کے نائب صدر علامہ زبیر احمد ظہیر، خطیب جامعہ نعیمیہ راغب حسین نعیمی، خطیب بادشاہی مسجد عبدالکبیر آزاد، پیر مفتی خالد حسین، علامہ سید نیاز حسین نقوی نجفی، علامہ ساجد حسین نقوی اور علامہ سعید احمد صدیقی صاحب نے بھی خطاب فرمایا۔

کانفرنس کے آخر میں وزیراعظم پاکستان جناب سید یوسف رضا گیلانی نے خطاب کیا

اور مختلف علماء کرام کی جانب سے اٹھائے گئے سوالات کے جوابات بھی دیئے۔اس اہم موقع پر وزیر اعظم پاکستان نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ قومی اور بین الاقوامی حالات کو سامنے رکھتے ہوئے کانفرنس کا انعقاد شاندار قدم ہے۔

علماء کرام سے مخاطب ہوتے ہوئے انہوں نے کہا کہ اپوزیشن، عدلیہ اور انتظامیہ جب میری بات مان لیتی ہیں تو علماء کرام میری بات کیوں نہیں مانتے؟ قانون پر عمل درآمد سے ہی سب کے حقوق کا تحفظ ہوسکتا ہے۔انہوں نے کہا کہ ''ناموس رسالت قانون میں تبدیلی نہیں ہوگی، لیکن کسی بھی قانون کا غلط استعمال نہیں ہونا چاہیے اور نہ کرنے دیں گے۔'' تشدد کے واقعات سے پاکستان کی بدنامی ہوتی ہے اور مغرب میں ان واقعات کو اچھی نظر سے نہیں دیکھا جاتا اس سے بیرون ملک مقیم پاکستان کے لیے بھی مشکلات پیدا ہوتی ہیں۔لہذا ضرورت اس بات کی ہے کہ اسلام کی صحیح تشخص اجاگر کیا جائے۔جس ملک میں آئین اور قانون پر عمل نہیں ہوتا وہاں جنگل کا قانون ہوتا ہے کیا آپ چاہتے ہیں کہ یہاں بھی جنگل کا قانون ہو اور آئین نہ ہو۔قانون پر عمل درآمد نہیں ہوگا تو کسی کے حقوق کا تحفظ نہیں کرسکتے ۔ ہمارے ہاں کوئی شیعہ، کوئی سنی، کوئی دیوبندی، کوئی بریلوی، کوئی سندھی، کوئی بلوچ، کوئی پٹھان اور کوئی سرائیکی ہے، ہم سب کو پاکستانی بننا اور ایک ہونا چاہیے۔ہم چاہتے ہیں کہ جو حکومت بھی آئے وہ اقلیتوں کو اسی طرح تحفظ دے جیسے موجودہ حکومت دے رہی ہے۔ہم نے سیاسی رواداری کے تحت اپنی داڑھی اپوزیشن لیڈر کے ہاتھ میں دے دی ہے۔بدامنی کا پودا انسانی غلطیوں سے وجود میں آتا ہے۔زبردستی عقیدہ مسلط کرنا اسلام کے ہاں ناپسندیدہ عمل ہے۔تمام فرقے اسلامی تعلیمات کے سرچشمہ قرآن کریم اور سنت رسول ﷺ سے روشنی حاصل کرکے اتحاد و اتفاق کے پیغام کو عام کریں۔ انہوں نے مزید کہا کہ ہمیں اسلام کی مذہبی رواداری پر مبنی اقدار کو فروغ دینا چاہیے۔عقیدے کے سلسلے میں کسی بھی قسم کی زور زبردستی کی گنجائش نہیں۔اسلام کی درست تشریح، اور معاشرے میں تحمل، برداشت اور رواداری کی تعلیمات کو عام کرنے کی ضرورت ہے۔عالمی دہشت گردی نے دنیا کا سکون تباہ کردیا ،انتہا پسندی اور رجعت پسندی کا راستہ انحطاط اور تباہی کا راستہ ہے، مسلمان اقوام عالم، عالم کی فکری، سائنسی، اقتصادی، اور سیاسی میدان میں قیادت کا فریضہ سرانجام دے سکتے ہیں۔ہمیں ہر قسم کے اختلافات کو بھلا کر ملت اسلامیہ کی سلامتی اور خوشحالی کی طرف دھیان دینا ہوگا۔علماء کرام

اسلام کی صحیح ترجمانی کریں۔آج کی دنیا سائنس و ٹیکنالوجی کی دنیا ہے۔ایک طرف تو انسان تیزی سے آگے سے آگے کی طرف بڑھتا جارہا ہے جبکہ دوسری طرف اس سے زیادہ تیزی کے ساتھ انسان خوف و ہراس، بھوک وافلاس، ظلم وتشدد اور دہشت گردی کے گہرے جہنم میں گرتا جارہا ہے ۔سیاسی رواداری کا مظاہرہ کرتے ہوئے پرویز مشرف جس نے مجھے ۵ سال جیل میں رکھا معاف کردیا حتیٰ کہ میں نے اس جج کو ملازمت میں توسیع دی جس نے مجھے سزا سنائی۔ادارے مضبوط ہوں گے تو سب کو تحفظ حاصل ہوگا، اگر ادارے کمزور ہوں گے تو مجھ سمیت کوئی بھی محفوظ نہیں رہے گا۔آخر میں علامہ محمود اشرفی نے دعا کروائی۔اس طرح علماء ومشائخ کانفرنس اپنے اختتام کو پہنچی جس میں پاکستان، عالم اسلام اور مغربی اقوام کو یہ پیغام دیا گیا کہ مذہبی رواداری کو اپنا جائے۔
(ختم شد)

قائد ملت گورنمنٹ ڈگری کالج میں ہفتہ طلباء ۲۰۱۱ء کا انعقاد

حصول علم اور اس کا فروغ ملک وملت کی عظیم خدمت ہے اور انبیاء کی سنت ہے، میں آج تمام انعام یافتگان طلباء کو پیش گی مبارکباد پیش کرنا چاہتا ہوں۔ ہفتہ طلباء کے حوالہ سے اختتامی تقریب جلسہ سیرت النبی ﷺ کی صورت میں منعقد کی گئی جس سے ایڈمنسٹریٹر خالد ریاض صدیقی لیاقت آباد ٹاؤن نے خطاب کیا۔قائد ملت گورنمنٹ ڈگری کالج میں پچھلے پانچ سالوں کی طرح اس سال بھی ہفتہ طلباء کے حوالہ سے کھیلوں کے مقابلے منعقد کرائے گئے اور پوزیشن حاصل کرنے والے طلباء کو کپ، ٹرافی، اور سرٹیفکیٹ دئے گئے، اسی مناسبت سے اختتامی تقریب سیرت النبی ﷺ کے حوالے سے

بعنوان: ''طلباء کی تعلیم وتربیت والدین واساتذہ کی ذمہ داریاں سیرت طیبہ ﷺ کی روشنی میں''
منعقد کی گئی، تقریب کے مہمان خصوصی ایڈمنسٹریٹر لیاقت آباد ٹاؤن خالد ریاض صدیقی تھے اور صدر جلسہ پروفیسر مظفر حسین ملاٹھوی سابق ڈپٹی ڈائریکٹر کالجز کراچی تھے، موضوع کی مناسبت سے خصوصی خطاب مولانا عاصم صاحب ڈائریکٹر پروڈکشن نور ٹیوی نے کیا۔ڈی ڈی اور ریونیو لیاقت آباد نے بھی شرکت کی۔تقریب میں سابق پرنسپلز پروفیسر سعید الرحمٰن خان صاحب، پروفیسر امیر احمد خان صاحب، پروفیسر منظور حسین چشتی صاحب نے مندرجہ بالا عنوان پر خطاب

کیا۔

پروفیسر ڈاکٹر صلاح الدین ثانی صاحب پرنسپل قائد ملت نے سپاسنامہ پیش کیا اور خطاب کیا، مہمانوں کو اپنی کتاب ''اسلام کی تبلیغ میں تاجروں کا کردار'' اور کالج کا سالانہ مجلہ ''قائد'' تحفتاً پیش کیا۔

پروفیسر ذوالفقار دانش صاحب نے اسٹیج سیکریٹری کے فرائض انجام دیئے، تقریب کے اختتام پر مہمانوں کی ناشتہ تواضع کی گئی۔

پروفیسر ذوالفقار صاحب اور پروفیسر حبیب الرحمٰن صاحب نے کھیلوں کا انعقاد کیا۔

طلباء نے مہمان خصوصی کی آمد پر قائد ملت کا خصوصی ترانہ پیش کیا۔

چیف ایڈیٹر کے مشاہدات و تاثرات و تجاویز

سہ روزہ عالمی سیرت النبی ﷺ کانفرنس ۷ تا ۹ مارچ ۲۰۱۱ء

بمقام: میرٹ ہوٹل اسلام آباد، زیر اہتمام تنظیم صلاح المسلمین/مجلس صوت الاسلام

ملک و بیرون ملک ۲۰۱۰ء تا مارچ ۲۰۱۱ء مسلسل نیشنل و انٹرنیشنل کانفرنسوں میں شرکت کا موقع ملا، مصر کے دارالحکومت قاہرہ میں جامعہ قارہ کے زیر اہتمام سیرت کانفرنس میں شرکت سے آغاز ہوا اور اسلام آباد میں شرکت پر اختتام ہوا۔

اس ادارہ و تنظیم سے تعلق کا یہ پہلا موقع تھا۔ مجھے افسوس ہے کراچی میں جہاں مرکزی ادارہ جامعہ اسلامیہ اور صوت الاسلام واقع ہے، اس شہر کا باسی ہونے کے باوجود عظیم خدمات سے ناواقف تھا، جسے یہ ادارہ انجام دے رہا ہے۔ اس غفلت کا ایک سبب میری تصنیفی مصروفیات، دوسرے انجمن اساتذہ علوم اسلامیہ کالجز کراچی (جو ۲۵۰ پرائیویٹ گورنمنٹ کالجز میں علوم اسلامیہ کے اساتذہ کی نمائندہ رجسٹرڈ تنظیم ہے) کی تنظیمی مصروفیات تیسرے پرنسپل شپ کی انتظامی ذمہ داری و متفرق امور تھے۔

باہر حال مجھے یہ مشاہدہ کر کے دلی مسرت حاصل ہوئی کہ یہ کانفرنس علمی مقالات کے لحاظ سے مہمانوں کی خدمت کے حوالہ سے انتظامی امور کے حوالہ سے نظم وضبط کے نقطۂ نظر سے

عالمی سطح کی کانفرنس تھی اور کانفرنس میں جن عنوانات کو زیر بحث لایا گیا، اور سیرت طیبہ ﷺ کے تناظر میں گفتگو کی گئی، عالمی تناظر اور موجودہ حالات کے پس منظر میں جن عنوانات و موضوعات کو سیرت النبی ﷺ کے حوالہ سے زیر بحث لایا گیا یہ عہد حاضر کی اہم ضرورت تھی مثلاً فرائض و حقوق سے بحث عالمی ضرورت تھی، بالخصوص عصر حاضر کے مسائل غیر مسلموں سے تعلق اور ان کا تحفظ اخلاق و معاشرت امن وامان اور اعتدال پسندی کو بہت خوبصورتی سے اجاگر کیا گیا ہے۔

الحمدللہ پچھلے دس پندرہ سالوں سے صوبائی و عالمی کانفرنسوں میں شرکت اور خطاب کا موقع ملتا رہا ہے، لیکن سامعین کی جو دلچسپی اس کانفرنس میں دیکھی وہ اس سے قبل نہیں دیکھی گئی، جس خوبصورتی سے وقت پر کانفرنس کا آغاز و اختتام کیا گیا اور تمام مقررین کو خطاب کا موقع فراہم کیا گیا یہ جملہ منتظمین کی صلاحیتوں کا اعلیٰ نمونہ ہے، اور مجھ سمیت تمام شرکاء اس سے متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکے۔ کانفرنس کے پیغام کو ملکی و غیر ملکی سطح کے ارباب حل وعقد تک بھرپور انداز میں پہنچانے کے لئے جدید میڈیا کا سہارا لیا گیا، مترجمین سے مدد لی گئی، یہ خصوصیات دیگر کانفرنسوں کے مقابلہ میں اس کانفرنس کو ممتاز بنا دیتی ہیں۔

مجھے ملک و بیرون ممالک جن کانفرنسوں میں شرکت کا موقع ملا وہ عموماً سرکاری طور پر منعقد کی گئیں یا سرکاری اداروں (یونیورسٹیز وغیرہ) اور ان کے تعاون سے منعقد کی گئیں۔

جامعہ المرکز الاسلامی بنوں (جس نے دس سے زائد قومی فقہی کانفرنسیں منعقد کیں) پاکستان کا پہلا دینی و مذہبی ادارہ تھا، جس نے علمی موضوعات پر کانفرنسوں کے انعقاد کا آغاز کیا تھا، مجھے بھی اس کے متعدد پروگراموں میں شرکت اور خطاب کی سعادت حاصل رہی۔

اس جامعہ کے بعد جامعہ اسلامیہ دوسرا عظیم مذہبی و دینی ادارہ ہے، جس نے عصر حاضر کے مسائل و اسلوب کو پیش نظر رکھتے ہوئے بھرپور انداز میں کام کا آغاز کیا ہے اور جامعہ کا تعارفی کتابچہ دیکھنے سے معلوم ہوا، پچھلے چند سالوں میں درج ذیل، کانفرنسیں منعقد کی گئی ہیں۔

۱۔	فلاح انسانیت کانفرنس	۲۔	نئی حج وعمرہ پالیسی سیمینار
۳۔	فلسفہ سنت ابراہیم خلیل اللہ سیمینار	۴۔	شہادت فاروقؓ و حسینؓ کانفرنس
۵۔	محسن انسانیت کانفرنس پشاور	۶۔	محسن انسانیت کانفرنس کراچی

جامعہ اسلامیہ بحیثیت ادارہ کے بہت اہم پہلوؤں پر کام کر رہا ہے، مثلاً تخصص فی الدعوۃ والارشاد صحافت کورس، فن خطابت واسلوب کلام۔ اسلامک بینکنگ کورس، کمپیوٹر سائنس، انگلش وعربی لینگویج کورس وغیرہ۔

اس کے بانی مفتی محی الدین صاحب اور روح رواں مفتی ابو ہریرہ صاحب ہیں یہ کوششیں پوری ٹیم کی وسعت ذہنی وسعت قلبی اور عالمی فکر وسوچ اور عصر حاضر کی ضرورتوں سے آگاہی کی غمازی کرتی ہیں۔

اس قدر ہمہ جہت شخصیات کا ایک ادارہ سے وابستہ ہونا اس شہر کراچی اور ملک کے لئے نیک فال اور نعمت ہے۔

معروضی دور میں جبکہ مولوی ہونا ہی جرم ٹھہرا ہے، ملکی و عالمی استعاری قوتیں انہیں زندگی کا حق دینے کے لئے بھی تیار نہیں ہیں، ان حالات میں دینی و مذہبی ادارہ کا قیام واستحکام اور روایتی اسلوب کو اپنانے کے ساتھ جدید ذرائع کا استعمال ملک کے تمام مذہبی لوگوں اور اداروں کے لئے قابل تقلید نمونہ ہے۔

کانفرنس اور تعارف کا مطالعہ ومشاہدہ اگر بذاتہ نہ ہوتا تو انہیں یقیناً کسی کا تاثر یا مبالغہ پر مبنی تعارف سمجھتا۔ لیکن جو کچھ مشاہدہ میں آیا اسے خراج عقیدت پیش کرنے کے لئے چند کلمات تحریر کر دیئے ہیں۔

گذارشات:

جامعہ اسلامیہ کی ٹیم کو تجاویز پیش کرنا سورج کو چراغ دکھانے کے مترادف ہے، لیکن پھر بھی چند نکات پیش خدمت ہیں۔

۱۔ صوت الاسلام کی کوششوں وکاوشوں کو ہمہ گیر بنانے کے لئے کراچی وقومی سطح پر مشاورتی کمیٹی تشکیل دی جائے، تاکہ پروگراموں کے انعقاد کو مؤثر بنانے کے لئے بہتر حکمت عملی اختیار کی جاسکے، اور اس کمیٹی میں قدیم وجدید علوم سے آگہی رکھنے والے پروفیسر ڈاکٹر محمد سعد صدیقی جیسے خواتین وحضرات شامل ہوں۔

۲۔ کانفرنس کے اخراجات کم کرنے کے لے صوبائی کانفرنسیں منعقد کی جائیں، جو کہ عہد حاضر کے قومی و عالمی مسائل مثلاً خواتین کے حقوق و فرائض بچوں کے حقوق و فرائض غیر مسلموں کے حقوق و فرائض۔ اسلام کی خارجہ پالیسی، مسلم حکومت کا دوسری مسلم حکومت کے خلاف غیر مسلموں/ غیر مسلم حکومتوں کی مدد کرنا، مسلم حکومت کے حقوق و فرائض۔ مذہبی و دینی اداروں کا معاشرتی رول مؤثر بنانے کے اسلوب۔ وغیرہ

۳۔ صوت الاسلام کی کوششوں و کاوشوں کو ہمہ گیر بنانے اور مختلف شعبہائے حیات کو قریب لانے کے لئے اسٹیج پر سب کو مدعو کیا جائے، بالخصوص عصری جامعات و کالجز کو تا کہ عالمی سازشوں اور پروپیگنڈے کا ازالہ ہو اور عوامی پذیرائی میں اضافہ ہو۔

۴۔ کانفرنسوں میں پیش کردہ تحقیقی و معیاری مقالات کو ششماہی مجلہ کی صورت میں شائع کیا جائے یہ مجلہ اگر ہائر ایجوکیشن کی شرائط پر مرتب کیا جائے تو مجلہ کی کفالت بھی ہو جائے گی (یعنی H E C اس کے اخراجات برداشت کرے گی)

۵۔ کم از کم ہر سال سیرت النبی ﷺ کانفرنس کا انعقاد کیا جائے۔

۶۔ مقالات کا معیار بہتر بنانے کے لئے کم از کم چار ماہ قبل اہل علم کو مقالہ لکھنے کی دعوت دی جائے، مقالہ کے معیار کو جانچنے کے لئے ایک کمیٹی تشکیل دی جائے، غیر معیاری ہونے کی صورت میں دوبارہ بہتر بنانے کا موقع دیا جائے تا کہ کانفرنس کا علمی معیار و وقار بڑھتا ہے۔

۷۔ مقالہ نگاروں کے مختصر کوائف چند لائنوں میں تعارفی کتابچوں کے ساتھ شامل کرلیں، اور اسٹیج پر بیان کریں تا کہ مقررین کا تعارف کانفرنس کی اہمیت میں اضافہ کا ذریعہ بن سکے، آپ کے شاندار پروگرام کی بدولت میں نے بہت سے اہل علم کو جستجو کرتے ہوئے سنا اور اندازہ لگایا بہت سی اہم شخصیات کانفرنس میں شرکت و خطاب کی خواہاں تھیں۔

میں اس کامیاب کوشش و کاوش پر انجمن اساتذہ علوم اسلامیہ کالجز کراچی سندھ (رجسٹرڈ) کے جملہ عہدیداران وممبران کی جانب سے دلی مبارکباد پیش کرتا ہوں اور پاکستان کے

ارباب حل وعقد سے اس کی سرپرستی اور حوصلہ افزائی کرنے کی درخواست کرتا ہوں۔

آخر میں دعاء گوہوں اللہ تعالیٰ اس کانفرنس کے ذریعہ عوام واہل علم اور حکمرانوں کا قبلہ درست فرمائے اور دنیاوی واخروی کامیابی کا ذریعہ بنائے۔ (آمین)

جامعہ کراچی، وفاقی اردو یونیورسٹی علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی اور ہمدرد یونیورسٹی

مندرجہ بالا کانفرنس کی تفصیلی رپورٹ اور قرارداد

سہ روزہ عالمی کانفرنس ۷ تا ۹ مارچ ۲۰۱۱ء میرٹ ہوٹل اسلام آباد میں منعقد ہوئی، جس کی چھ نشستیں ہوئیں، یہ انعقاد جامعہ اسلامیہ کلفٹن کراچی کے ارباب حل وعقد کی جانب سے قائم کردہ مجلس صوت الاسلام کے زیر اہتمام ہوا۔

کانفرنس میں ۱۸ ممالک کے نامور علماء نے شرکت کی اور پاکستان کے چاروں صوبوں سے بھی نمائندگی موجود تھی، منتظمین نے تمام شرکاء کانفرنس کو انوائے کانٹی نینٹل ہوٹل و دیگر ہوٹلوں میں قیام کروایا اور آنے جانے کا جہاز کا ٹکٹ دیا، تین یوم تک تمام مہمانوں کی شاندار دعوت کا اہتمام کیا گیا۔ ہوٹل سے کانفرنس ہال تک لانے کے لئے بہترین گاڑیوں کا انتظام کیا گیا تھا، ٹی وی ریڈیو واخبارات نے کانفرنس کی بھرپور نشرواشاعت کی اور وزیر اعظم پاکستان نے کانفرنس کا افتتاح کیا، سابق عارضی وزیر اعظم چودھری شجاعت نے اختتام کیا، وزیر داخلہ رحمٰن ملک اور موجودہ وزیر اطلاعات فردوس عاشق اعوان صاحبہ نے کانفرنس میں شرکت کی، کانفرنس میں جن علماء، مفکرین ودانشوروں نے جن عنوانات پر خطاب کیا اس کی تفصیل درج ذیل ہے۔

مقالہ نگار	نشست کے عنوان کی تفصیل
۱۔ مولانا نور عالم امینی صاحب	انسانی حقوق کی حفاظت کا تصور، سیرت طیبہ ﷺ کی روشنی میں
۲۔ ڈاکٹر علی اصغر چشتی صاحب	اسلامی مملکت میں اقلیتیں، حقوق وفرائض
۳۔ مولانا عبدالرشید بستوی صاحب	مسلمان بطور اقلیت، انفرادی اور اجتماعی زندگی کے اسالیب

۴۔	مولانا زاہد الراشدی صاحب	انسانی حقوق کا اقوام متحدہ کا چارٹر اور اسلام میں انسانی حقوق کی حفاظت
۵۔	پروفیسر حافظ شفیق الرحمٰن صاحب	قیدیوں کے ساتھ حسن سلوک سیرت طیبہ ﷺ کی روشنی میں
۶۔	مولانا مصطفیٰ آزاد صاحب بنگلہ دیش	خواتین کے حقوق سیرۃ طیبہ ﷺ کی روشنی میں
۷۔	ڈاکٹر خانم طیبہ بخاری صاحبہ	خواتین کے حقوق سیرۃ طیبہ ﷺ کی روشنی میں
۸۔	مولانا مفتی ابو ہریرہ محی الدین صاحب	سفراء اور مندوبین کے ساتھ سلوک عہد نبوی کی روشنی میں
۹۔	ڈاکٹر عبید اللہ خان صاحب (انٹرنیشنل یونیورسٹی)	بچوں کے حقوق سیرۃ طیبہ ﷺ کی روشنی میں

خطاب صدر مجلس: مولانا قاری حنیف جالندھری صاحب، جنرل سیکریٹری وفاق المدارس العربیہ پاکستان

۱۰۔	مولانا سلمان الحسینی ندوی صاحب انڈیا	سیرت مطہرہ سے مستفاد نظام تعلیم کے بنیادی خدوخال
۱۱۔	مولانا نورالحسن قاسمی صاحب بنگلہ دیش	عصری نظام تعلیم میں دینی علوم کی اہمیت اور نصاب سازی
۱۲۔	ڈاکٹر صلاح الدین ثانی صاحب	دور حاضر میں فکری تربیت کا نظام، مناہج و اسالیب سیرت طیبہ ﷺ کی روشنی میں
۱۳۔	مولانا محمد اسعد تھانوی صاحب	دور جدید میں دینی و عصری تعلیم کا امتزاج اور جدید ذرائع ابلاغ کا استعمال
۱۴۔	ڈاکٹر محمود الحسن عارف صاحب	سیرت طیبہ اور مستشرقین
۱۵۔	ڈاکٹر ابراہیم محمد ابراہیم صاحب مصر جامعہ الازہر	الجمع بین علوم الدین والدنیا

۱۶۔ مولانا سلیم کریم صاحب ساؤتھ افریقہ	
۱۷۔ ڈاکٹر حافظ محمد ثانی صاحب	معلمین اخلاق میں رسول اکرم ﷺ کا مقام و امتیاز اور جامعیت
۱۸۔ ڈاکٹر حافظ عبدالباسط صاحب	نبی کریم ﷺ کے فلسفہ اخلاق کا انسانی نفسیات کی روشنی میں جائزہ
۱۹۔ ڈاکٹر قاری فیوض الرحمٰن صاحب	اسلام کا فلسفہ اخلاق اور دنیا پر اس کے اثرات
۲۰۔ مشتاق احمد کلوٹا صاحب	عصری و مذہبی تعلیم میں اخلاق و کردار سازی کی اہمیت
۲۱۔ پروفیسر مشتاق احمد صاحب	اسلام کی جنگی اخلاقیات سیرۃ مطہرہ کی روشنی میں
۲۲۔ ڈاکٹر دوست محمد صاحب	مذاہب اور مذہبی شخصیات کا احترام اور عہد نبوی کی تعلیمات
۲۳۔ ڈاکٹر بلال احمد قریشی صاحب	سیرت نگاری میں جدید مغربی طرز فکر کا ایک جائزہ
۲۴۔ ڈاکٹر حامد اشرف ہمدانی صاحب	ضرورة الاخلاق و تزكية النفس في مجال التعليم
۲۵۔ ڈاکٹر سید عزیز الرحمٰن صاحب	امن کی تعلیمات قرآن کریم و سنت کی روشنی میں
۲۶۔ ڈاکٹر اویس سرور صاحب	فتنہ و فساد کی حقیقت اور تعلیمات نبوی ﷺ
۲۷۔ مفتی خالد صاحب	انسانی جان کی قدر و قیمت تعلیمات نبوی ﷺ کی روشنی میں

۲۸۔ پروفیسر منیر احمد صاحب	خودکش حملے، دہشت گردی اور تعلیمات نبوی ﷺ کی روشنی میں
۲۹۔ ڈاکٹر محمد عبداللہ صاحب	پاکستان میں پائیدار امن تعلیمات نبوی ﷺ کی روشنی میں
۳۰۔ ڈاکٹر ساجد الرحمٰن صدیقی صاحب	عہد نبوی میں یہود مدینہ اور قریش مکہ سے معاہدات، عصر حاضر میں استفادے کی راہیں
۳۱۔ مولانا ڈاکٹر احمد علی سراج صاحب کویت	علاقائی اور لسانی عصبیتوں کا خاتمہ مواخات مدینہ کی روشنی میں
۳۲۔ ڈاکٹر فضل الرحمٰن صاحب	اقوام عالم کے عرف اور معاہدات کا احترام سیرۃ نبوی کی روشنی میں

۳۳۔ پروفیسر حافظ زاہد علی ملک، پنجاب یونیورسٹی، الاسلام دین الامن والسلام

قرارداد کے اہم نکات: کانفرنس کے اختتام پر قراردادیں پیش کی گئیں

۱۔ سیرت طیبہ ﷺ تحقیقی ادارہ کا قائم کر کے ذخیرہ کتب و علمی مقالات جمع کئے جائیں۔ مستشرقین کے جوابات دیے جائیں، مرکز الدراسات السیرۃ کا قیام عمل میں لایا جائے۔

۲۔ نصاب میں سیرت النبی ﷺ کو شامل کیا جائے اور سیرت پر تحقیقات کرائی جائیں۔

۳۔ اسکول کی سطح سے گریجویٹ تک نصاب میں سیرت النبی ﷺ کو شامل کیا جائے۔

۴۔ بچوں کی تربیت کے لئے سیرت کا لٹریچر ان کی ذہنی سطح کے مطابق تیار کیا جائے۔

۵۔ ذرائع ابلاغ کو پابند کیا جائے، سارے سال سیرت پر لیکچرز نشر کریں۔

۶۔ حکومت قومی سیرت کانفرنس کے موضوعات کے انتخاب میں نوجوانوں کو پیش نظر رکھ کر عنوانات کا انتخاب کرے۔

۷۔ یونیورسٹیز میں سیرت چیئر قائم کی جائے، اور چیئر مین کے لئے ان افراد کا انتخاب کیا جائے جو

سیرت پر عبور رکھتے ہوں، چیئر کے لئے HEC گرانٹ فراہم کرے۔

۸۔HEC ہر سال تمام سیرت چیئرز کا اجلاس بلائے اور کام کا جائزہ لے۔

۹۔1961ء کے نافذ کردہ عائلی قوانین کا جائزہ لینے کے لئے علماء پر مشتمل کمیٹی قائم کی جائے۔

۱۰۔دینی مدارس کے نصاب میں عہد حاضر کی مناسبت سے تبدیلی کی جائے، خاص کر اسلامی معاشیات کا اضافہ ہونا چاہئے۔

جامعہ کراچی کی فیکلٹی آف اسلامک اسٹیڈیز میں ایڈھاک ازم کا تسلسل:

علمی سرقے میں ملوث پروفیسر کے خلاف کارروائی نہ ہونے کے باعث جامعہ کراچی میں فیکلٹی آف اسلامک اسٹیڈیز میں تیسرا ڈین بھی قائم مقام مقرر کر دیا گیا ہے۔تیسرے قائم مقام ڈین شعبہ اصول دین کے پروفیسر ڈاکٹر حسام الدین منصوری نے اپنے عہدے کا چارج قائم مقام ڈین پروفیسر غلام مہدی سے لیا جو مستقل ہوئے بغیر ریٹائر ہو گئے۔جبکہ ان سے پہلے ڈاکٹر اختر سعید بعد میں قائم مقام ڈین کی حیثیت سے ریٹائر ہوئے تھے۔فیکلٹی آف اسلامک اسٹیڈیز میں ایڈہاک ازم کی بنیاد اس وقت پڑی جب ڈین پروفیسر جلال الدین نوری کے تحقیقی مقالے کو شریعت کورٹ کے سابق چیف جسٹس حاذق الخیری نے علمی سرقہ قرار دیا، (اور ڈاکٹر عبدالرشید سپروائزر کو عربی نہ جانتے ہوئے سپروائزر بننے پر مساوی ذمہ دار قرار دیا) جس کے بعد ۱۸ مئی ۲۰۰۹ء کو انہیں معطل کر دیا گیا ہے اور اس کے بعد سے فیکلٹی میں قائم مقام ڈین کے تقرر کا سلسلہ چل نکلا ہے جو تا حال جاری ہے، جامعہ کراچی کی جانب سے نئے ڈین کے لئے جو تین نام گورنر ہاؤس بھیجے جانے کا فیصلہ کیا گیا تھا، اس میں معطل ڈین جلال الدین نوری کو بھی شامل کر لیا تھا، جبکہ باقی دو ناموں میں پروفیسر حسام الدین منصوری اور ڈاکٹر شکیل اوج شامل ہیں، اور ایسا محسوس ہوتا ہے کہ جامعہ کراچی پروفیسر جلال الدین نوری کے خلاف کوئی سنجیدہ کارروائی نہیں کرے گی اور ریٹائرمنٹ تک معطل رکھے گی اور اس وقت تک قائم مقام ڈینز کی تقرری کا سلسلہ جاری رہے

گا۔ (بحوالہ جنگ کراچی، ۱۳ اگست ۲۰۱۰ء)

علماء دیوبند اور علماء بریلی کے اتحاد کا ایک تاریخی معاہدہ:

۱۲/فروری ۱۹۹۰ء کو حنفی مسلک کے علماء دیوبند اور بریلی کا ایک نمائندہ اجلاس منعقد ہوا جس میں دونوں مکاتب فکر کے سرکردہ اور نمائندہ علماء اکھٹے ہوئے اور انہوں نے باہمی اتحاد و اخوت اور فکری ہم آہنگی پیدا کرنے کے لئے متفقہ طور پر ایک فارمولا مرتب کیا جس کا متن درج ذیل ہے۔

کتاب 'اتحاد بین المسلمین اور اس کے تقاضے' مسمی بنام دعوتِ فکر مطبوعہ مکتبہ اشرفیہ مرید کے صفحہ ۳۴ تا ۳۵ کی عبارت منقولہ از کتاب ''اشد العذاب'' کے تحت دونوں فریقوں کے بزرگوں کا جن کے دستخط ثبت ہیں، اس بات پر اتفاق ہوا کہ مذکورہ بالا عقائد سے ہمیں پورا اتفاق ہے، لہٰذا کسی بڑے سے بڑے عالم کی عبارت یا قول جو ان عقائد و افکار سے جو کتاب اشد العذاب کے صفحات کے حوالہ سے کتاب دعوتِ فکر کے صفحہ ۳۴ تا ۳۵ پر چھپے ہوئے ہیں، متصادم یا متضاد ہوں ہم ان سے براءۃ ولاتعلقی کا اعلان کرتے ہیں۔ اس کے بعد ہم دونوں مکاتب فکر سے تعلق رکھنے والے زیر دستخطی حضرات اس بات کا معاہدہ کرتے ہیں کہ ہم باہمی اتفاق واتحاد کا عظیم الشان اور پائیدار مظاہرہ کرتے ہوئے پاکستان میں اور پاکستان سے باہر پوری دنیائے اسلام میں مکمل طور پر اسلامی نظام نافذ کریں گے اور پوری دنیائے اسلام میں پھر سے نظام خلافت کو قائم کرکے تمام عالم اسلام کو ایک امیر کے جھنڈے تلے جمع کریں گے، نیز ہم اپنے اپنے فکری تشخص (بریلوی و دیوبندی) کو ختم کرکے صرف اہلسنت و جماعت کہلائیں گے۔ بحمدہ تعالیٰ اس کے بعد ہم میں کوئی اصولی و فروعی اختلاف نہیں رہا نیز ہم ایک دوسرے کو اور ایک دوسرے کے بزرگوں کو توہین آمیز اور غیر مؤدبانہ الفاظ سے یاد نہیں کریں گے بلکہ ان کا معاملہ اللہ تعالیٰ کے سپرد کرتے ہوئے ایک دوسرے کے خلاف کوئی رسالہ یا کتاب یا مضمون نہیں چھاپیں گے اور نہ ہی کوئی ایسا کام کریں گے جس سے باہمی اتحاد و اتفاق کو ٹھیس پہنچے اور یہ کہ اپنی تمام علمی و فکری صلاحیتیں اصلاح معاشرہ و اتحاد ملت کے لئے صرف کریں گے اور انفرادی و اجتماعی محافل و مجالس منعقد

کر کے لوگوں کے ذہنوں کو اسلامی نظام کے لئے تیار کریں گے۔

اس معاہدہ پر دستخط کرنے والوں میں مولانا مفتی محمد عبدالقیوم ہزاروی (ناظم جامعہ نظامیہ رضویہ، لاہور) مولانا مفتی غلام سرور قادری (ناظم اعلیٰ جامعہ رضویہ ماڈل ٹاؤن، لاہور) مولانا عبدالاحد القاسمی (مہتمم دارالعلوم، انڈیا) مولانا رشید میاں (لاہور) مولانا سلیم اللہ خان (مہتمم جامعہ فاروقیہ، کراچی)، مولانا فداء الرحمٰن درخواستی (مہتمم جامعہ انوار القرآن، کراچی)، مولانا عبدالمالک (جامعہ مرکز علوم اسلامیہ منصورہ، لاہور) اور مولانا عبداللطیف (ناظم مدرسہ عربیہ نجم المدارس، کراچی) وغیرہ شامل تھے۔

یہ معاہدہ اس بات کا ثبوت ہے کہ علماء کرام کے سنجیدہ عناصر اتحاد بین العلماء کے حامی اور موید ہیں اور اختلاف و انتشار کو ناپسند کرتے ہیں۔ لہٰذا جو عناصر علماء کے درمیان انتشار و تشتت کو ہوا دیتے ہیں وہ نہ علماء کے خیر خواہ ہیں اور نہ امت کے۔ علماء اور عوام کا مفاد اس میں ہے کہ ان کے اندر اتفاق و اتحاد کی فضاء پروان چڑھے اور ان کے درمیان اخوت و مودت اور بھائی چارے میں اضافہ ہو۔

اس وقت جب کہ عالم کفر خود ہمارے حکمرانوں کے تعاون سے اپنی ملحدانہ فکر و تہذیب، ترغیب و ترہیب کے ہر ہتھکنڈے سے ہمارے معاشرے میں نافذ کرنے پر تلا بیٹھا ہے، سارے مکاتب فکر کے علماء کرام کی یہ ذمہ داری ہے کہ وہ متحد ہو کر اس صورت حال کا مقابلہ کریں۔ اس کے لئے ضروری ہے کہ مذکورہ معاہدے کی نہ صرف تجدید کی جائے بلکہ اس قسم کا معاہدہ علماء دیوبند و بریلی کے علاوہ جمیع مکاتب فکر کے درمیان ہونا چاہئے اور اس پر موثر انداز سے عمل درآمد کے لئے ہر مسلک کے علماء پر مشتمل ایک نگران کمیٹی بھی بنی چاہئے تا کہ اتحاد کے اس معاہدے پر موثر طریقے سے عمل درآمد کی ضمانت بھی حاصل ہو جائے۔ (بشکریہ ماہنامہ البرہان اپریل ۲۰۱۱ء)

CAP۔ ۲۰۱۰۔۱۱ء اور نئے ڈی۔جی پروفیسر ڈاکٹر ناصر انصار کے اہم اقدامات:

ہر سال کی طرح اس سال بھی کراچی کے ۱۲۴ کالجز اور ۳۶ ہائر سیکنڈری اسکولوں میں انٹر سال اول آرٹس/ کامرس/ سائنس میں مرکزی داخلہ پالیسی کے تحت داخلوں کے لئے CAP

کمیٹی پروفیسر ڈاکٹر ناصر الدین انصار ڈائریکٹر جنرل ایجوکیشن کالجز سندھ کی سربراہی میں قائم کی گئی ہے، جس کا پہلا اجلاس بروز منگل ۱۰-۷-۶ کو ڈائریکٹریٹ میں منعقد ہوا جس میں پروفیسر نجمہ نیاز صاحبہ ریجنل ڈائریکٹر کالجز کراچی، پروفیسر پرویز شیخ ڈائریکٹر فائننس راقم الحروف پروفیسر ڈاکٹر صلاح الدین ثانی، پروفیسر جاوید احمد، پروفیسر نجمہ کھوکھر پروفیسر ظہیر، پروفیسر سعید الظفر، وغیرہ نے شرکت کی، میٹنگ میں مختلف کمیٹیاں تشکیل دی گئیں۔ فائننس کمیٹی، پرچیزنگ کمیٹی، پرنٹنگ کمیٹی، پراسپکٹس اصلاحی کمیٹی وغیرہ۔

۲۱/ جولائی کو کامرس کالج میں DG صاحب اور کوآرڈینیٹر جناب نوید زبیری و خالد قریشی صاحب نے CAP اراکین کے ساتھ پریس کانفرنس کے ذریعہ داخلہ پالیسی اعلان کیا، اور ذاتی محنت سے گورنمنٹ کو لاکھوں کا جو فائدہ پہنچایا ہے، اس کی وضاحت کی پراسپکٹس کی ایک خصوصیت یہ ہے، کہ اس کے ٹائٹل پر کسی بڑے کالج یا ڈائریکٹریٹ کی تصویر دینے کے بجائے موجودہ حکومت کی کوششوں سے جو آٹھ کالجز تعمیر ہوئے ہیں، ان کی تصاویر ٹائٹل پر دی گئی ہے، ۲۲ جولائی کو اسی حوالہ سے پی۔ای۔سی۔ایچ۔ایس سوسائٹی گرلز کالج میں تمام پرنسپلز کی میٹنگ رکھی گئی۔ پرنسپلز کی اکثریت نے شرکت کی ڈی جی اور RD نے پرنسپلز سے خطاب کرتے ہوئے داخلہ پالیسی کی تفصیلات سے آگاہ کیا۔ موجودہ ڈی جی صاحب اور ریجنل صاحبہ کی کوششوں سے بحسن وخوبی تمام امور انجام پائے امید ہے، آئندہ سال کیپ پالیسی کو مزید بہتر بنایا جائے گا۔

عالمی سیرت النبی ﷺ کانفرنس ۴-۵ دسمبر ۲۰۱۰ء دارالعلوم جامعہ قاہرہ مصر بعنوان: السیرة النبویة ﷺ فی القدیم و الحدیث کی رپورٹ:

جامعہ قاہرہ مصر میں شعبہ تاریخ اسلامی و تہذیب اسلامی کے زیر اہتمام دو روزہ عالمی سیرت النبی ﷺ کانفرنس منعقد کی گئی، جو کہ شعبہ کے چیئرمین الاستاذ الدکتور عبدالفتاح فتحی اور

ڈین فیکلٹی الاستاذ الدکتور محمد صالح توفیق کی کوششوں کا نتیجہ ہے۔

کانفرنس میں سعودی عرب، سوڈان، کویت، مصر، ہندوستان اور پاکستان سے (چیف ایڈیٹر) نے شرکت کی کانفرنس کی دو دنوں میں نونشستوں کا انعقاد کیا گیا ہر اسکالر کو دس منٹ خطاب کے دیئے لئے گئے ہر نشست پر آبزرور کے توسط سے سوال جواب کا سیشن منعقد کیا جاتا تھا۔

اہم مہمانوں میں دکتور علی بن موسیٰ الزهراني جامعة الملك السعود دكتور مشعل محمد الجداری کویت دکتور بریك بن محمد جامعة اسلامیه مدینة، دكتور علی المزینی، دكتور زبیده عطاء دكتور عبداللطيف مصري اور چیف ایڈیٹر شامل تھے۔اس موقع پر چیف ایڈیٹر کی جانب سے درج ذیل تاثرات کانفرنس کے حوالہ سے پیش کیے گئے۔

وجهة النظر و زاوية النظر على المؤتمر الدولي من ناحية الحضور– وطلبي–

حضرت في المؤتمر الدولي الاول لقسم التاريخ الاسلامي و الحضارة الاسلامية على موضوع: السيرة النبوية ﷺ في القديم والحديث

هذا المؤتمر مهم جداً لنشر الدعوة الاسلامية والسيرة النبوية الشريفة أشكر لأستاذ الدكتور عبدالفتاح فتحي، رئيس قسم التاريخ الاسلامي جامعة قاهره مقرر المؤتمر والأستاذ الدكتور محمد صالح توفيق عميد كلية دار العلوم جامعة قاهره و رئيس المؤتمر و لجميع الأستاذه والحاضرين–

فالحمد لله كل الحمد استفدت منه كثيراً جداً حتى تمنيت ان يقام مثل هذا المؤتمر سنويا و تطبع المقالات الملقاة في المؤتمر ليستفيد منها العوام والخواص–

وأرجو منكم ان ترسلوالي نسخة منها حتى يستفيد أبناء كم المسلمين خارج

البلد کما استفدنا داخل بلد کم۔

وأرید ان تدعونی فی المؤتمر القادم أکتب مقالة للمؤتمر انشاء الله –

وقدمت عنادین للمؤتمر القادم:

۱۔ اهم کتب السیرة النبویة ﷺ فی اهم لغات العالم (تعارفهم واهمیتهم و منهجهم)

۲۔ مؤلفات السیرة النبویة ﷺ ومناهج المؤلفین من القرن الاول إلیٰ قرن……….

۳۔ مصادر السیرة النبویة ﷺ

۴۔ حقوق لغیر المسلمین و معهم حسن السلوك فی بلد المسلمین (فی ضوء السیرة النبویة ﷺ)

۵۔ کتب التراث غیر مطبوعة علی السیرة النبویة ﷺ وأهمیتهم

۶۔ الحوار بین الادیان والمذاهب فی ضوء السیرة النبویة ﷺ

✿

چیف ایڈیٹر کے لئے اعزاز:

چیف ایڈیٹر ۲۰۰۹ء میں شیخ الازہر کی دعوت پر بین الاقوامی کانفرنس ''مکالمہ بین المذاہب'' میں شرکت کے لئے قاہرہ گئے، سابقہ شیخ الازہر سے ملاقات میں ٹریننگ کے لئے چند ناموں کی درخواست پیش کی، جسے شیخ الازہر نے منظور کرلیا اور ۲۰۱۰ء میں جامعہ ازہر کی دعوت پر مصر جانا ہوا، جہاں درج ذیل مختلف ممالک سے علماء، اساتذہ و آئمہ کو مدعو کیا گیا تھا۔ تین ماہ کی ٹریننگ کے بعد شہادۃ (ڈگری) بھی دی گئی، جو کالج اساتذہ کے لئے اعزاز ہے۔

رئیس جامعہ ازہر کی اجازت سے صدر شعبہ ڈاکٹر احمد محمد قاضی صاحب کی دعوت پر جامعہ ازہر میں ''الثقافة و مجتمع الباکستانی'' کے موضوع پر ہفتہ میں ایک لیکچر بھی دینے کا

اعزاز حاصل کیا، جس میں اساتذہ وطلباء کی بڑی تعداد نے شرکت کی، اور لیکچرز کو پسند کیا۔

دورۃا لتدریبیه فی جامعه الازهر الشریفِ لِائمة والو اعظین والاستاتذة الکرام

(پاکستان)

اسم المحترم: الاستاذ الدکتور صلاح الدین ثانیؒ، اسم ا لوالد: امام الدین

اسم البلد: پاکستان، اسم المدینه: کراتشی

والمنصب: عمید کلیة قائدالملة الحکومیة

رقم الهاتف (للبیت) +92-213-6659703/+92-213-5442489

رقم ا لجوال/موبائل:(پاکستان): +92-3002664793، 92-2152364881+

اسم الجامعه اوالمدرسه:جامعة کراتشی جامعه اردو وجامعه همدرد (مشرف علی رسالة الدکتورا)

رقم البرید الکترونی: e-mail: drsalahuddinsani@yahoo.com

Web: www.auicks.org

اسماء التالیفات و التصنیفات: عشرین مؤلفات ورئیس التحریر مجلة علوم اسلامیه العالمیة (نصف سنوی) فی اللغة العربیة و الا ردویة والسندیة والانکلیزیة

العنوان الکامل للبرید:

H. No. 162, Sector No. 8/L Orangitown Karachi Pakistan

(رقم البیت ۱۶۲ سکتر ۸۔ ایل اورنگی تاؤن کراتشی باکستان ۷۵۸۰۰)

اسم المحترم: الدکتور فیاض احمد، اسم ا لوالد: عبد الحنان

اسم البلد: پاکستان، اسم البلد: کراتشی

والمنصب: ریسرچ اسکالر رقم الهاتف (للبیت)

رقم ا لجوال/موبائل: (پاکستان): 92-03003517784

اسم الجامعه اوالمدرسه: جامعة کراتشی (باکستان)

رقم البرید الکترونی: best12899@yahoo.com

اسماء التالیفات و التصنیفات: ۱) خصائص النبات القرآنیة فی طبِ الجدید، ۲)الا صطلاحات الطب فی ضوء سیرة النبویﷺ

اسم البلد: الهند، اسم المدينة:Chemmad، والمنصب: پرنسپل

رقم الهاتف (للبيت): 02223436399،رقم الجوال/موبائل:0091-9702435663

اسم الجامعه اوالمدرسه: كلية قوة الاسلام العربية ممبئى العميد

رقم البريد الكتروني: ummarhudawi@gmail.com

العنوان الكامل للبريد: Rahmath Mansil (P.O.) Velimukku South (Via)

Velimukku-Pin 676317 (DT) Malappuram Kerala (St) India

(روسيا)

اسم المحترم: آرسلان، اسم الوالد: غلمان

اسم البلد: ساراتوف، والمنصب: امام و خطيب

رقم الهاتف (للبيت) +79170226976

رقم البريد الكتروني: e-mail: alterego_76@mail.ru

العنوان الكامل للبريد: Russia Saratove Merx City st 5th-line 58-13

Temirboulatov Arsalan

اسم المحترم: عبد الرؤف، اسم الوالد: رفائيل

اسم البلد: روسيا، اسم المدينه: ساراتوف اسم الجامعه اولمدرسه

والمنصب: امام مسجد،

رقم الهاتف +79033299640 اسم الجامعه اوالمدرسه:

رقم البريد الكتروني: e-mail: abolurrauf8282@mail.ru

(نيجيريا)

اسم المحترم: استاذ ابراهيم، اسم الوالد: امام اسماعيل

اسم البلد: نيجيريا، اسم المدينه: باو بيش

والمنصب: المحاضر،

رقم الهاتف: +2348032481182، رقم الجوال/موبائل:08032481182

اسم الجامعه اولمدرسه: كلية احمد لرفاعي للقانون والشريعه

رقم البريد الكتروني: imamouismail57@yahoo.com

العنوان الكامل للبريد:كلية امام الا سما عيل للدراسات الا سلا مية و العربية ليمن

۳) طعام النبوی ؐ فی ضوء السائنس الجدید

٤) Favourite Fruits and Vegetables of the Holy Prophet (PBUH) (English)

العنوان الکامل للبرید: Fl. No. B-110, Raza Corner K.D.A.

اسم المحترم: المفتی عظمت الله سعدی، اسم الوالد: سعد الله

اسم البلد: پاکستان، اسم البلد: بنون، والمنصب: المدرس

رقم الهاتف (للبیت) 092928211620

رقم الجوال/موبائل: (پاکستان): 92-333509970، (مصر) 0140831727

اسم الجامعه اوالمدرسه: جامعه المرکز الاسلامی

رقم البرید الکترونی: muftisaadee@yahoo.com

اسماء التالیفات و التصنیفات: ۱) روئیت هلال فی ضوء الفقه اسلامی (بلغة اردو)

۲) التفریحات والسیر فی الاسلام (بلغة اردو)

۳) دعوت دین کے شرعی اصول (بلغة اردو)

العنوان الکامل للبرید: Islamic Center Jadid Hinjel Near Trang Qabristan Bannu N.W.F.P. Pakista (جامعة المرکز الاسلامی جدید بنوں)

(الهند)

اسم المحترم: محمد شهباز انصاری اسم الوالد: نسیم احمد

اسم البلد: الهند، اسم البلد: بهیونڈی

والمنصب: امام و خطیب رقم الهاتف (للبیت) 04942698268

رقم الجوال/موبائل: 00918087172089

اسم الجامعه اوالمدرسه: دارهدایا

رقم البرید الکترونی: shahbaz786ansari@gmail.com

اسماء التالیفات واتصنیفات: الفصول فی علم الوصول /کتاب دعاء /نفلة الوهابیة

العنوان الکامل للبرید: H.# 338/7, Khak Bawdi Darga Road Bhiwandi Thane M.H, India Pin 421302

اسم المحترم: عمر الهدوی اسم الوالد: علوی کوتیپارا

كتاغم باو تش صندوق البريد 0105 نيجيريا

اسم المحترم: ابو بكر الحافظ، اسم ا لوالد: زكريا

اسم البلد: نيجيريا، اسم المدينه: تفاوابليووبوش

والمنصب: الدراسات والواعظ

رقم ا لجوال/موبائل: 08026501990، رقم الهاتف : 08030991867

اسم الجامعه اوالمدرسه: مركز تحفيظ القرآن ويست داد بوش

اسماء التاليفات والتصنيفات: القرآن والفصاة

العنوان الكامل للبريد:اكبنى تدنسلقات بوشن P.O.Box 8635 Kafima Nigeria

اسم المحترم: نور الدين اكنيمى زبير، اسم ا لوالد: عبد الكريم

اسم البلد: نيجيريا، اسم المدينه: ابادت

والمنصب: الداعية، رقم ا لجوال/موبائل:+0119547809

رقم الهاتف : +2348074803450

اسم الجامعه اوالمدرسه:مدرسته ا لدعوة الاسلامية والمجلس الأ على للشؤن الاسلامية نيجيريا

رقم البريد الكتروني:e-mail: abdulganiyiabdurraheen@yahoo.com

alwafausociety@yahoo.com

العنوان الكامل للبريد:P.O.Box 36376 Agrodigate Ibadan yo state Nigeria

اسم المحترم: عسىٰ اولاديواجو، اسم ا لوالد: عبدالقادر أييدى

اسم البلد: نيجيريا، اسم المدينه: إبادن

والمنصب: مدير المركز والد عوة،

رقم الهاتف :+2348033858116 ، رقم ا لجوال/موبائل:+2348056551269

اسم الجامعه اوالمدرسه: مركز نورالنبى لتعليم العربى والدين الإسلامى

العنوان الكامل للبريد:No. 10 Oni Stretet Ikolababa Ibadan Nigenia

اسم المحترم: استاذ عبدالقادر، اسم ا لوالد: محمد بلوا

اسم البلد: نيجيريا، اسم المدينه: نصراوعفلب أدماو

والمنصب: المدرس، رقم الهاتف:+2340808338972

رقم الجوال/موبائل:+2348083389922

اسم الجامعه اوالمدرسه: مركز الثقافى الا سلام

العنوان الكامل للبريد: P.O.Box 8635 Kaduna Nigeria

اسم المحترم: مختار، اسم الوالد: آدم ابوبكر

اسم البلد: نيجيريا، اسم المدينه: كانو

والمنصب: امام المسجد العسكرى

رقم الهاتف :+2347028205845 رقم الجوال/موبائل:+2348055601957

رقم البريد الكترونى: /e-mail : Madamu@yahoo.com

العنوان الكامل للبريد: P.O.Box 8635 Kaduna Nigeria

اسم المحترم: محمد أول صالح بيبيج، اسم الوالد: صالح بيبيج

اسم البلد: نيجيريا، اسم المدينه: كانو

والمنصب: امام مسجد المركز الثقافى الاسلامى

رقم الهاتف :08035-891555 رقم الجوال/موبائل:0802-7609500

رقم البريد الكترونى: /e-mail : awalbebeji@yahoo.com

العنوان الكامل للبريد: P.O.Box 8635 Kaduna Nigeria

اسم المحترم: محمد الرابع، اسم الوالد: آدم شيخ

اسم البلد: نيجيريا، اسم المدينه: بوتشى

والمنصب: المحاضر / الطالب

رقم الهاتف :+2348020320663 رقم الجوال/موبائل:+2348020320663

اسم الجامعه اوالمدرسه: جامعة بايووكنو

العنوان الكامل للبريد: Rabiu Adam Shehu C/o Sheikh Tahir Usman

Bauch P.O.Box 758 Kobi Bauchi Nigeria

اسم المحترم: الحافظ محمد، اسم الوالد: احمدمودب

اسم البلد: نيجيريا، اسم المدينه: باوتش

اسم الجامعه اولمدرسه: مركز الثقافى الاسلامى، والمنصب: المدرس

رقم الهاتف : رقم الجوال/موبائل:080034455826

العنوان الكامل للبريد: مركز الثقافى الاسلامى كوب باوتش صندوق البريد نيجيريا

اسم المحترم: عبدالغنى الزبيدى، اسم ا لوالد: عبدالرحيم

اسم البلد: نيجيريا، اسم المدينه: أبوجا

والمنصب: خطيب المسجد، رقم ا لجوال/موبائل:+2348025237795

رقم البريد الكترونى: /abdulganiyiabdurraheem@yhaoo.com : e-mail

(السودان)

اسم المحترم: سيف الدين، اسم ا لوالد: جمعه مركز محمد *

اسم البلد: السودان، اسم المدينه: ام درمان

والمنصب: محفى يوكالة السوادانه للاتياء

رقم الهاتف :0911367931 رقم ا لجوال/موبائل:0911367931

اسم الجامعه اوالمدرسه: آدرمان الاسلامية

رقم البريد الكترونى: e-mail/: murkurz@hotmail.com

العنوان الكامل للبريد: الجلس الاسلامى الاعلى لحفقب السودان

اسم المحترم: رمضان عبدالجليل كودى توتو، اسم ا لوالد: عبدالجليل

اسم البلد: السودان، اسم المدينه: ام درمان أمبدة

والمنصب: مدرس و مدير الدعوة مركز الهداية، الإسلامى للدعوة والدراسات المقارنة

رقم ا لجوال/موبائل:+249922742681

اسم الجامعه اوالمدرسه: امام و خطيب مسجد الايمان

العنوان الكامل للبريد: اميدة الحارة ٤٣، أم درمان، رقم المنزل ٣١١٠، السودان

اسم المحترم: نميرى عوض جندى كرم الله، اسم ا لوالد: عوض جندى كرم الله

اسم البلد: السودان، اسم المدينه: الخرطوم

والمنصب: نايب الامينه العام الدعويه ، رقم ا لجوال/موبائل:0917825082

رقم الهاتف: 0917825082 .

اسم الجامعه اوالمدرسه: الوحده الدعويه،

العنوان الكامل للبريد: الخرطوم الحاج سيف الردميه الشقله مربع ٣٩ جوار سوف الاقلاثه

اسم المحترم: دمحجوب الدقل، اسم ا لوالد: جيلى عبدالباقى

اسم البلد: السودان، اسم المدینه: الخرطوم
والمنصب: محاضر،
رقم الجوال/موبائل:00249913304349، رقم الهاتف:00249155142882
اسم الجامعه اوالمدرسه: الكلية الكندية السودانية
رقم البريد الكتروني: /:E-mail mahjoobdug@yahoo.com
اسماء التاليفات و التصنيفات: دليل الدعاة وسط النصاى بالانجليزية والعربية
العنوان الكامل للبريد: السودانه الخرطوم ابو آدم - ۸۲/ ۰۰ الكليه الكندية الرياض. ش النص

اسم المحترم: عبدالبديع، اسم الوالد: محمد حامد
اسم البلد: السودان، اسم المدينه: ام درمان
والمنصب: امام و خطيب
رقم الجوال/موبائل: 249123752772+، رقم الهاتف: 249912212077+
اسم الجامعه اوالمدرسه: جامعه ام درمان الاسلاميه
رقم البريد الكتروني badiell4@yahoo.com
العنوان الكامل للبريد: السودان ام درمان قرية جبيل الطية

گوشه انجمن علوم اسلامیه کالجز کراچی

انجمن کے زیر اہتمام حسب سابق اا-۲۰۱۰ء کے انتخابات اور کامیابی

اکتوبر ۲۰۱۰ء میں پورا پینل بلا مقابلہ منتخب ہوگیا، اس موقع پر صدارتی امیدوار پروفیسر ڈاکٹر صلاح الدین ثانی صاحب انتخابات سے قبل مصر کے سفر پر چلے گئے تھے، ان کی غیر موجودگی میں پروفیسر ریاض الدین ربانی صاحب نے انتخابات منعقد کرائے اور ڈاکٹر صلاح الدین ثانی صاحب سمیت درج ذیل اساتذہ منتخب قرار پائے اور مجلس عاملہ کے ممبران کا سلیکشن کیا گیا۔

عھد یداران

پروفیسر ڈاکٹر صلاح الدین ثانی (صدر)، پروفیسر محمد مشتاق کلوٹہ (نائب صدر)، پروفیسر نصرت جہاں (نائب صدر برائے پرائیویٹ کالجز)، پروفیسر ڈاکٹر عبدالرحیم (جنرل سیکریٹری)، پروفیسر حافظ ثناء اللہ محمود (جوائنٹ سیکریٹری)، پروفیسر ثروت ناز (خاتون جوائنٹ سیکریٹری)، پروفیسر احتشام الحق (جوائنٹ سیکرٹری برائے پروفیشنل کالجز)، پروفیسر صبغت اللہ میسر (سیکریٹری امور رفاہ عامہ)، پروفیسر شفقت حسین خادم (سیکریٹری اطلاعات)، پروفیسر عبدالقیوم جلالانی (ڈپٹی سیکریٹری اطلاعات)، پروفیسر محمد فراہیم (فنانس سیکریٹری)، پروفیسر ظفر علی شاہ (ڈپٹی فنانس سیکریٹری)

مجلس عاملہ

۱۔ پروفیسر طلحہ عمر، ۲۔ پروفیسر عبدالرشید جوکھیو، ۳۔ پروفیسر عبدالواسع بھٹو، ۴۔ پروفیسر عبدالحفیظ، ۵۔ پروفیسر ڈاکٹر عبداللہ کوثر، ۶۔ پروفیسر محمد عمار خان، ۷۔ پروفیسر عشرت مسعود ادھمی، ۸۔ پروفیسر گلشن آراء، ۹۔ پروفیسر عامر حسن، ۱۰۔ پروفیسر شائستہ سلطانہ، ۱۱۔ پروفیسر حسنیٰ بانو، ۱۲۔ پروفیسر محمد رضوان، ۱۳۔ پروفیسر حفیظ الرحمٰن: کنوینر عربی سبجکٹ

اعزازی ممبران

پروفیسر ڈاکٹر عبدالعزیز (ہمدرد یونیورسٹی)، پروفیسر ڈاکٹر ثناء اللہ بھٹو (سندھ یونیورسٹی)، پروفیسر ڈاکٹر قاری بدرالدین (وفاقی اردو یونیورسٹی)، پروفیسر ڈاکٹر عبدالوحید (سکھر)، پروفیسر ڈاکٹر محمد ادریس آزاد (لاڑکانہ)، پروفیسر ڈاکٹر محمد روشن صدیقی (حیدرآباد)، پروفیسر ریاض الدین ربانی (مشیر انجمن)، پروفیسر ڈاکٹر سیف الرحمٰن آرائیں (حیدرآباد)

اکتوبر میں حلف برداری کی تقریب منعقد ہوئی، اللہ تعالیٰ سے دعاء ہے کہ خدمت کی مزید توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)